صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 05 اگست 2020ء بمطابق 14 ذی الحج 1441 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ O لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ O وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ O وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ O وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ O لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ O اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ O وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا O فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۔

(ترجمہ): کہہ دو کہ اے کافرو۔ میں اُن کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو۔ اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔ اور نہ میں اُن کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم نے کی ہے۔ اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔ جب اللہ کی مدد آ جائے اور فتح نصیب ہو جائے۔ اور (اے نبیؐ) تم دیکھ لو کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرو، اور اُس سے مغفرت کی دعا مانگو، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمِ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: 'Leave applications': جناب حاجی بہادر خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ظہور شاکر صاحب، سپیشل اسسٹنٹ اوقاف آج کے لئے؛ مسماۃ سمیہ بی بی ایم پی اے، آج کے لئے، عاقب اللہ خان صاحب، آج کے لئے، رنگیز خان صاحب، آج کے لئے، جناب وزیر زادہ صاحب، آج کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، آج کے لئے، مومنہ باسط صاحبہ ایم پی اے، آج کے لئے، ماریہ فاطمہ صاحبہ ایم پی اے، آج کے لئے، بابر سلیم سواتی صاحب، آج کے لئے، جناب محمد زبیر صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، آج کے لئے، محترمہ شاہدہ وحید ہوتی صاحبہ، آج کے لئے، محترمہ مدیحہ صاحبہ ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ، آج کے لئے؛ جناب فضل حکیم صاحب یوسفزئی، آج کے لئے، جناب جمشید خان مہمند صاحب، آج کے لئے، جناب محمد ریاض شاہین صاحب، آج کے لئے، مفتی عبید الرحمان صاحب، آج کے لئے، شکیل بشیر خان صاحب، آج کے لئے، لائق محمد خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے:

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: Leave granted.

مقبوضہ جموں اینڈ کشمیر پر بھارت کا غاصبانہ قبضہ اور نہتے کشمیریوں پہ مظالم پر بحث

<u>جناب سپیکر</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ آج ہم یوم استحصال کشمیر منا رہے ہیں۔ کشمیر کا محاصرہ کئے ہوئے پورا ایک سال ہو گیا ہے اور کشمیریوں کے مصائب میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ کشمیر گزشتہ ایک سال سے فوجی محاصرے میں ہے۔ بھارت کی انتہائی فاشسٹ بی جے پی حکومت کی طرف سے دو طرفہ معاہدوں اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی اور کشمیریوں کی امنگوں کے خلاف 5 اگست کو مقبوضہ کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت تبدیل کرنے کے فیصلے نے کشمیر میں زیادہ گہری مزاحمت کی بیج بو دیئے ہیں۔ کشمیر میں اسمبلی کی تحلیل، کشمیر کے تمام سیاسی قیادت کو جیلوں میں ڈالنے اور نظربندیوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کشمیر ہندوستان کا ایسا نو آبادیاتی منصوبہ ہے جس میں ایسے لوگوں کے سیاسی مستقبل کے حوالے سے ان کی رضامندی کی کوئی پرواہ نہیں۔ آرٹیکل 370 کی منسوخی اور 35A کا اجراء مصنوعی آبادیاتی تغیر کی مکروہ نظریہ ہے۔ مقبوضہ کشمیر کی حیثیت کو غیر قانونی طور پر تبدیل کر کے بھارت نے اقوام متحدہ کی قرار دادوں

اور پاکستان کے ساتھ اپنے دوطرفہ معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ کشمیر کو ایک انسانی بحران کا سامنا ہے۔ مظاہرین اور غیر مسلح افراد کے خلاف گولہ بارود اور Pellet Gun کا استعمال، دوران حراست تشدد، لاپتہ افراد، عصمت دری کا سیاسی جبر کے طور پر استعمال، ذرائع مواصلات کی ناکہ بندی، بھارتی مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی بدترین خلاف ورزیوں کی بدترین مثال ہے۔ حکومت کی جانب سے پاکستان کا نیا نقشہ جاری کرنا اور کشمیر ہائی وے کو سرینگر ہائی وے بنانا احسن اقدام ہے اور کشمیروں کے ساتھ ہماری جذباتی لگاؤ کو یہ چیز جلا بخشتی ہے۔ ہم تمام قوم بلا کسی تفریق اور تخصیص کے کشمیروں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم اقوام عالم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ کشمیریوں کے اوپر بھارت کی غیر قانونی بالادستی کو ختم کرنے میں اپنا موثر کردار ادا کریں تاکہ کشمیریوں پر ظلم اور بربریت کا خاتمہ کیا جاسکے۔ ہم اقوام متحدہ سے یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کشمیر سے متعلق سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عملدرآمد کرے۔ بھارتی مسلح افواج کی وحشیانہ فوجی قبضے کا خاتمہ کرے اور کشمیری عوام کی سیاسی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے حق رائے دہی کا انعقاد کرے۔ آج کا یہ خصوصی اجلاس جو ہے ہم نے یوم استحصال کے سلسلے میں منعقد کیا ہے، ون پوائنٹ ایجنڈا ہے۔ میرے پاس کچھ نام آچکے ہیں اور بھی جو ممبرز اس کے اوپر بات کرنے چاہتے ہیں، وہ اپنے نام ایک چٹ پر بھیج دیں تاکہ میں ان کو باری باری موقع دوں گا اور پھر At the end ہم ایک جوائنٹ ریزولیوشن بھی ان شاء اللہ تعالیٰ پاس کریں گے۔ میری ایک گزارش ہو گی پورے ایوان سے کہ ہمیں آج ایک (اتحاد) شو کرنا ہے، اپنی تقریروں میں کوشش کریں کہ تنقید کے پہلو نہ ہوں، صرف جو ایشو ہے اسی کو ہی ایڈجسٹ کریں تاکہ اس ہاؤس سے جو آواز باہر جائے، وہ اتحاد کا مظہر ہو اور کشمیریوں کے ساتھ صحیح معنوں میں یکجہتی کی غماز ہو۔ میں سب سے پہلے دعوت دیتا ہوں خوشدل خان صاحب کو۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک منٹ جی۔ لبنان میں جو بلاسٹ ہوا ہے، ان کے جو شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کر لیں۔ منور خان صاحب۔

(اس مرحلہ پر لبنان کے شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے پہلے موقع دے دیا ایسے موقع پر کہ آج 5 اگست یوم استحصال کے طور پر پاکستان کے عوام اور

حکومت منا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ "مومنین آپس میں بھائی ہیں" اور اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث مبارک ہے کہ "مسلمان ایک جسم کی طرح ہے، ایک بدن کی طرح ہے اور جس طرح جسم اور بدن کا ایک Organ، عضو دکھتا ہے تو سارا بدن اس کے ساتھ ناقلار (بے آرام) ہوتا ہے"، تکلیف ہوتی ہے، مشکل میں ہوتا ہے تو مسلمانوں کا بھی خواہ وہ جہاں پر بھی ہیں، خواہ وہ لبنان میں ہیں، خواہ وہ شام میں ہیں، خواہ فلسطین میں ہیں اور ہمارے بھائی کشمیر میں ہیں تو ان کی تکالیف اور ان پر ظلم بربریت ہم پر بھی ہے۔ جناب عالی! اگر ہم تاریخ کے اوراق میں جائیں اور ہم اس پر سوچیں کہ یہ ایشو کب سے آ رہا ہے تو تاریخ ہمیں سکھاتا ہے کہ تقسیم ہند کے ایک سال کے اندر بھارت کی فوج نے بزور شمشیر اور طاقت کے بل بوتے پر کشمیر کے حصے پر قبضہ کر دیا جس کو ہم مقبوضہ جموں کشمیر کہتے ہیں اور اس دن سے لے کر آج تک وہاں پر بربریت، ظلم ہوتی جارہی ہے اور جناب عالیٰ اسی ایشو پر پاکستان اور بھارت کے درمیان تین خونریز جنگیں ہو چکی ہیں اور ہزاروں کشمیری مسلمان شہید ہو چکے ہیں، ہزاروں بچے یتیم ہو چکے ہیں، ہزاروں خواتین بیوہ ہو چکی ہیں اور ہر وقت پاکستان کی حکومت ان کی فریاد کے لئے اقوام متحدہ کا دروازہ کھٹکھٹا تا رہتا ہے، وہاں پر قرار دادیں بھی منظور ہو چکی ہیں اور ان کی بربریت کو Condemn بھی کر چکے ہیں لیکن اس کے باوجود جناب سپیکر صاحب، 5 اگست 2019 کو بھارت کے وزیر اعظم نریندر مودی نے بھارت کی آئین کی دفعات 370 اور 35A کے تحت حاصل خصوصی حیثیت کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اسے بھارت کی ریاست میں ضم کرنے کا اعلان کیا اور اس طرح مقبوضہ جموں کشمیر کے عوام کے مرضی کے خلاف ان کو بھارت میں شامل کر دیا اور اس دن سے 5 اگست سے لے کر ابھی تک وہاں پر انسانی حقوق معطل ہو چکے ہیں، لوگوں کو اپنے گھروں میں محصور کر دیا گیا، ان کے جو حقوق ہیں ان کو پائمال کیا جارہا ہے لیکن ابھی سوال پیدا ہوتا ہے۔ یہاں پہ جناب عالی کہ ہماری حکومت کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ میں نے چند یہاں کوسچنز بنائے ہیں اور آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ کیا بھارت مردہ باد کے نعرے لگانے، ریلیاں نکالنے اور سیمینار منعقد کرنے سے کشمیر کی بھارت کے تسلط سے آزادی ممکن ہو گی؟ This is first question کہ آیا جو ہم آئے دن کبھی ہم ہاتھوں کی زنجیر بناتے ہیں، کبھی ہم کشمیر کو شہ رگ کہتے ہیں، کبھی ہم نغمے بناتے ہیں تو کیا مطلب ہے کہ اس ظالم اور جابر حکمران کے تسلط سے ہم اسے آزادی دلا سکتے ہیں؟، نہیں۔ دوسرا کوسچن، کیا ایک دادا کی لاش پر بیٹھے ہوئے شیر خوار بچے کی تصویر پر مبنی یادگار ٹکٹ جاری کرنا ان بے گناہ معصوم کشمیریوں کے لئے مرہم پٹی کا کام کر سکتا ہے؟ جناب

عالیٰ! نہیں۔ تیسرا اور آخری کو ئسچن کشمیر ہائی وے کا نام سرینگر ہائی وے رکھنا، 5 اگست کی سیاہ ترین دن کو کشمیریوں کے ساتھ، سیاہ ترین دن کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کے طور پر یوم استحصال کے عنوان سے آزادی کی تحریک کامیاب ہو سکتی ہے؟ نہیں سر، نہیں۔ ہمیں زمینی حقائق کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرنا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ گزشتہ حکومتوں سے لے کر اب تک حکومت جو ہے حکومت وقت اس کشمیر کی اساس کو مد نظر رکھ کر سنجیدگی طور پر نہیں لیا ہے باوجود یہ کہ ہم تین جنگیں لڑ چکے ہیں ان کے ساتھ، تین جنگیں لیکن کسی حکومت نے، ایک فرق ہے سر! موجودہ حکومت میں اور گزشتہ حکومتوں میں، گزشتہ حکومتوں میں اتنا ہوتا تھا کہ کم از کم مقبوضہ کشمیر کو Retain کیا تھا، اس وقت بھارت کی حکومت اور بھارت کو اتنی جرات نہیں تھی کہ اس مقبوضہ جموں کشمیر کو اپنی ریاست میں شامل کرتے، ضم کر دیتے لیکن افسوس کی بات ہے کہ موجودہ حکومت وقت میں ایک سال کے اندر اندر مودی میں اتنی جرات پیدا ہو گئی کہ انہوں نے اس کشمیر کو اپنے ریاست کا حصہ بنا دیا اور وہاں اب ان پر مظالم ہو رہے ہیں۔ جناب عالیٰ، دل کی گہرائیوں سے میں کہتا ہوں بحیثیت ایک مسلمان، بحیثیت ایک پاکستانی، بحیثیت پختون کہ ہمیں اب منافقانہ رویے کو ترک کرنا چاہیئے، ہمیں خلوص سے اس مسئلے کو اٹھانا ہے، کب تک ہم اس طرح نغمے گا کر ہم کو خوشی ملتی ہے کہ، ہمیں چاہیئے کہ ہماری حکومت کو مستقل پالیسی بنانی چاہیئے، ابھی تک کسی حکومت نے خواہ گزشتہ حکومتیں ہوں یا موجودہ حکومت ہے کسی حکومت کی مستقل پالیسی کشمیر کے بارے میں نہیں ہے۔ اگر مستقل پالیسی ہوتی سر، تو ہم اس پالیسی کے مطابق جو بھی حکومت آتی، اس کے مطابق وہ کام کرتی لیکن ہر حکومت کے ساتھ پالیسی تبدیل ہو جاتی ہے اور اپنے خواہشات کے مطابق پالیسی دیتے ہیں۔ تو سر، میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ چیزیں چھوڑ دیں۔ میں حکومت وقت کو، میں پاکستان کے موجودہ حکومت کو بھی یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو منافقانہ رویہ ہے، یہ کردار ہے کہ ایک طرف آپ کرتارپور گیٹ کھولنے اور تعمیر کرنے پر اربوں روپے قومی خزانے سے خرچ کرتے ہیں اور دوسری طرف آپ کشمیر کو شہ رگ کہتے ہیں تو یہ کیا میسج جا رہا ہے، یہ ہندوستان کے لوگوں کو کیا میسج جا رہا ہے۔ وہ آپ سے کیا ڈریں گے، وہ آپ سے کیا خوف کھائیں گے کہ آپ ان کو Facilities دے رہے ہیں اور وہ آپ کے مسلمانوں پر، کشمیری مسلمانوں پر آئے دن ظلم کرتے ہیں، ان کو شہید کرتے ہیں، ان کے تمام حقوق کو ختم کر دیا ہے، معطل کر دیا ہے۔ تو سر، میں اس ہاؤس کے ذریعے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ تمام حکومتی ادارے ہوں یا جو بھی ہو، ایک پیج پر ہو کر ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے، یہ کافر ہیں اور کافر کے خلاف جہاد کرنا یہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کا اعلان

ہے کہ ہم اس کے خلاف جہاد کریں، ہمارے پاس اسلحہ ہے، ہمارے پاس لوگ ہیں، ہم خود ہیں کیا ہم نہیں لڑ سکتے، کیا وہ ہمارے بھائی نہیں ہیں صرف ہم اپنے بھائیوں کو یہ پیغام دے دیں کہ ہم نغمے گائیں، نغموں سے آزادی نہیں ملتی ہے سر، آپ کا بہت شکریہ۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو خوشدل خان صاحب۔ تیمور سلیم جھگڑا صاحب، آنریبل منسٹر فنانس۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، آج 5 اگست ہے اور ایک سال پہلے جیسے ہمیں پتہ ہے کہ ہندوستان کی حکومت نے ایک، ان کے مطابق، ان کے کہنے کے مطابق جو ان کا واحد مسلم میجارٹی سٹیٹ تھی ان کے کہنے کے مطابق، اس کو تقسیم کیا، وہاں پر جو اس کی انہوں نے In view of the UN resolution اور اس کی Disputed status جو ان کو Special Constitutional dispensation دی تھی، اس کو Retract کیا اور ایک سال سے وہ علاقہ جو کہ دنیا کا سب سے زیادہ Militarized علاقہ ہے، اس میں کرونا وائرس سے چھ مہینے پہلے ایک ایسا لاک ڈاون لگایا جو کہ آج تک انہوں نے نہیں اٹھایا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کتنا کمزور ان کا 'ہولڈ' ہے کشمیر کے عوام پر اور جو پاکستان کا Stance ہے کہ کشمیر، Illegal Indian occupied Kashmir جو ہے وہ نہ ہندوستان کا حصہ ہے اور اس کے مستقبل کا فیصلہ UN resolution 39 اور 47 کے مطابق ہونا چاہیئے جس کے تحت وہاں پر ایک Plebiscite referendum ہونا ہے تاکہ وہ اپنی مستقبل کا فیصلہ خود کر سکے۔ چونکہ اس سیاہ دن کو ایک سال ہو گیا، آج یہ بڑا مناسب ایک Step ہے کہ یہ اسمبلی کشمیر کے لوگوں کے ساتھ Solidarity میں ایک آواز کے ساتھ جو کہ ان کی حوصلہ افزائی کریں اور پاکستان اور پاکستان کے اندر اس صوبے کی آواز صرف کشمیر کے لوگوں تک نہیں لیکن ساری دنیا تک پہنچے۔ جناب سپیکر، مجھے Further ایک جو اس پر کوشش میری بلکہ یہ ہوگی کہ اس پر ہم ایک آواز کے ساتھ بات کریں، جو پرائم منسٹر صاحب کے Efforts اس پر رہے ہیں، مجھے فخر ہے اس پر، ذرا ہم کھلی بات کریں تو دوان کے Strategy اس کو کہہ لیں جب وہ آئے تو اس نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ دو طریقوں سے حل ہو سکتا ہے یا تو مل کر بیٹھ کر کوئی ایک ایسا حل نکالا جائے کہ ہندوستان اور پاکستان دونوں یہ فیصلہ کریں کہ ہم نے کشمیر کے لوگوں کی، ان کے عوام کی جذبات کے مطابق حل کرنا ہے، اگر نہیں ہے تو پھر آپ کو ایک سٹینڈ لینا چاہیئے، پرائم منسٹر عمران خان نے پہلے ہندوستان کو دوستی کا ہاتھ بڑھایا جب انہوں نے وہ ہاتھ نہیں لیا تو میرے خیال میں جس طریقے سے انہوں نے Kashmir cause کی Advocacy کی ہے مجھے کم از کم اپنی زندگی میں نہیں یاد، اگر

وہ یواین سیکورٹی کونسل میں پچپن منٹ کی تقریر دینے سے، جس سے پہلی بار 1971 کے بعد واقعی معنوں میں کشمیر کا ایشو انٹرنیشلائز ہو، اگر وہ اس کی Consistent diplomatic efforts جس میں اپنی Stature کو استعمال کر کے پوری دنیا میں کشمیر کے ایشو کو انٹرنیشنلائز کریں میڈیا پر، سوشل میڈیا پر اپنے Bilateral اور Multilateral interactions میں اگر وہ آپ آج کا موقع لے لیں، اگر آپ وہ پچھلے ایک دو دن کا لے لیں جس میں پاکستان کے نئے Political map میں جو کشمیر کا Status ہے اور اس کے ساتھ، اور یہ کوئی چھوٹا قدم نہیں ہے، اس پر میں سوشل میڈیا پر ہمارے پارٹی کے جو Detractors ہیں، ان کی میں Comments دیکھ رہا ہوں لیکن جو کشمیر ہائی وے کو سرینگر ہائی وے سے Rename کیا گیا، ان چیزوں کی ایک Symbolic اہمیت ہوتی ہے اور یہ Symbolic اہمیت جہاں پر ایک ملک اپنے پرنسپل سٹینڈ پر کھڑا ہو، اس کو کسی کو بھی Lightly نہیں لینا چاہیئے اور جو Aggression اس حکومت نے دکھائی ہے مجھے یقین ہے کہ جس بلیک اینڈ وائٹ طریقے سے وہ ہمارے دوست ممالک جو کبھی اس پر Stance نہیں لیتے تھے، وہ آج بلیک اینڈ وائٹ میں جیسے ترکی کو لے لیں یا ملائیشیا کو لے لیں حالانکہ ان کے انڈیا میں بڑے Interest threat ہوتے ہیں، وہ پاکستان اور کشمیر کے ساتھ کھڑے ہیں اور کھلی طور پر کھڑے ہیں، یہ ایک پہلا قدم ہے لیکن اگر ہم نے اس ایشو کا حل نکالنا ہے تو ہم نے مل کر انٹرنیشلائز کرنا ہے اس ایشو کو، تو اس میں جو میں لاسٹ بات کہوں گا۔ یہ جناب سپیکر، بحث ہوتی جائے گی کہ حکومت صحیح کر رہی ہے یا صحیح نہیں کر رہی ہے، اس پر تنقید کا ایک ٹائم ہے، میرے خیال میں آج سب کو اپنا Tone positive اور اس طریقے میں رکھنا چاہیئے جس سے ہم اس پر پورے ملک نے ایکشن لینا ہے، اس کو آگے بڑھائیں۔ میں آپ کو ایک بات بتادوں، میں پندرہ سال باہر رہا ہوں، دبئی میں، لندن میں، چائنا میں بہت سے ہندوستانی Colleagues سے جو ہے Engagement ہوتی تھی، ایک جو فرق ہے جس طریقے سے ہم ان ایشوز کو Deal کرتے ہیں اور جس طریقے ہندوستان کا میڈیا اور ان کے Citizens بھی دیکھ رہے ہوتے ہے، ان کو جب پتہ بھی ہوتا ہے کہ وہ غلط ہیں، وہ اپنی اس Type کے نیشنل ایشوز پر ایک آواز سے بولتے ہیں، آپ کو ہندوستان میں بہت کم آوازیں نکل آئیں گی اور یہی مسئلہ ہے، اگر وہ آوازیں اٹھتیں تو آج کشمیر میں جو کرفیو اور لاک ڈاون ہے، وہ اٹھا دیا گیا ہوتا، وہ وہاں پر نہیں اٹھتی، جو ان کی ایک آواز ہے، وہ ایک آواز آج گورنمنٹ اور اپوزیشن کی ہونی چاہیئے، وہ آج عوام اور میڈیا اور Opinion makers کی ہونی چاہیئے۔ آج ایک آواز اٹھانے کا ٹائم ہے، تنقید کا ٹائم آئے گا کہ

ہماری کشمیر کی پالیسی کیسے اور بہتر ہوسکتی ہے نہیں ہو سکتی۔ یہ بڑاCritical ہے، یہ میری ریکویسٹ ہے تمام پارلیمنٹریز سے گورنمنٹ کی اور اپوزیشن کی کہ آج ہم اس پر Focus کریں کیونکہ ہم نے دنیا کو یہ دکھانا ہے کہ اس ایشو میں پاکستان میں کوئی نہ دورائے ہیں اور نہ کوئی Internal بحث ہے، ہمارے اپنے مسئلے ہوں گے لیکن یہاں پر ہم سب ایک ہیں اور ان شاء اللہ اس Cause میں ہم Successful ہوں گے۔ چونکہ جہاں پر اگر طاقت کا استعمال غلط طریقے سے ہوتا ہے، ظلم کی ایک انتہا بھی ہوتی ہے، یاد رکھئے کہ آج وہ دن آگیا ہے کہ جن کو ہندوستان میں کشمیر کے لحاظ سے Unionist کہتے تھے، وہ ان کے کشمیر لیڈر جو کہ Pro-India اور انڈیا کو جوائن، جن کے پاس عوامی مینڈیٹ نہیں تھا، آج شرم کے مارے وہ بھی چپ ہیں، نہیں بول رہے ہیں وہ، چونکہ جو اس کا پورا Stance تھا کہ ہندوستان کی جو ایک So-called secularism تھی، اس میں ان کا سسٹم جو ہے کشمیر کا چل سکتا ہے، وہ Stance تو آج جو ہے بالکل کشمیر میں جو ہوا ہے، جو بابری مسجد کے ساتھ ہو رہا ہے وہاں پر That has now been broken into thousand pieces۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ جو ہندوستان اپنی اصلی شکل کو Expose کر رہا ہے، آج یہ ہاؤس اور ہمارا جس پارٹی سے بھی تعلق ہو، اس کو Further expose کرنے میں اور کشمیر کی آواز دنیا تک پہنچانے میں جو اس دن کا اور اس سیشن کا مقصد ہے، اس کو پہنچانے میں اپنی آواز ملائیں اور اس کو ایک کریں اور مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ اگر ہم کریں گے تو ایک دن کشمیریوں کو ہندوستان کے جو Occupied legal rule تھے آزادی ضرور ملے گی۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> نعیمہ کشور صاحبہ ایم پی اے۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

کشمیر ظلم کی آگ میں جل رہا ہے — انڈیا چال دیکھو کیسی چل رہا ہے
گھر گھر جنازے نکل رہے ہیں — نوجواں کے خون ابل رہے ہیں
عزتیں لٹ رہی ہیں — بچے مر رہے ہیں، دعویدار امن کے کیا کر رہے ہیں

جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو بہت شکریہ اور کریڈٹ بھی میں دوں گی کہ آج کی ایک اہم دن پر آپ نے یہ اجلاس بلایا اور ہمیں کشمیر کے اس سیاہ دن کے موقع پر بات کرنے کا موقع دیا۔ آج دو طرح سے ہم سیاہ دن منا رہے ہیں کیونکہ آج ہی کے دن بابری مسجد کی جگہ انڈیا میں مودی، اگر ایک لفظ لگایا جائے تو موذی بنتا ہے، مودی آج رام مندر کی بنیاد رکھ رہا ہے تو آج ہم اس حوالے سے بھی یوم سیاہ منا رہے

ہیں کہ جو وہ کر رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک سال مکمل ہوا اس دن کا جو مودی نے آرٹیکل 370 اور 35A کے خاتمے سے جموں اور کشمیر کو خصوصی حیثیت حاصل تھی، اس کا خاتمہ کیا اور اس خاتمے کے پیچھے ایک، چونکہ انہوں نے پہلے تو اپنے جوان کے لیڈران تھے، جو گاندھی کا فلسفہ تھا، جو نہرو کا فلسفہ تھا اس کو دفن کیا۔ دوسری جو اہم چیز، جو UN کی قرارداد تھی جس میں پاکستان UN میں اس قرارداد کو لے کر نہیں گیا تھا انڈیا خود لے کر گیا تھا، نہرو خود لے کر گیا تھا، اس قرارداد کی بھی انہوں نے Violation کی کیونکہ انہوں نے خود اس قرارداد کو UN میں لے کر گئے اور اس قرارداد کی وجہ سے جو کشمیر کی جو Disputed حیثیت تھی، انہوں نے خود کروائی تھی، پاکستان اس مسئلے کو نہیں لے کر گیا تھا اور آج جب اس آرٹیکل کو انہوں نے ختم کیا تو انہوں نے خود UN کی قرارداد کی Violation کی۔ تو میرے خیال میں UN کو اس پر ایکشن لینا چاہیئے اور بڑی افسوس کی بات ہے کہ اس کی آڑ میں اگر دیکھا جائے کرفیو کے دوران، انہوں نے ڈومیسائل اور شہریت ایکٹ نافذ کیا 2020 کا اور اس کرفیو کے دوران تقریباً چالیس لاکھ، کیونکہ جب یہ آرٹیکل ختم ہوا تو ان کو خصوصی حیثیت حاصل تھی، وہ ختم ہو گئی اور اس کے تحت کشمیر میں نہ کوئی جائیداد لے سکتا تھا نہ کوئی نوکری باہر کے لوگ لے سکتے تھے لیکن جب اس آرٹیکل کا خاتمہ ہوا اور پھر وہ ڈومیسائل ایکٹ اور شہریت کا قانون لے کر آئے تو اس کے تحت انہوں نے باہر سے لوگوں کو کشمیر میں لاکر بسایا اور اب تک صرف اس کرفیو کے دوران چالیس لاکھ لوگوں کو ادھر بسایا جا چکا ہے، ان کو شہریت مل چکی ہے اور یہ اس کی وہ سازش ہے کہ جو کشمیریوں کا حق خود ارادیت ہے یا اگر کبھی اگر اللہ کرے ان کو استصواب رائے کا حق ملے تو اس حیثیت کو ختم کیا جا رہا ہے، ان کو اقلیت میں ادھر تبدیل کرنے کی ایک سازش ہے جس پہ مودی سرکار کار فرما ہے۔ تو میرے خیال میں یہ ایک وہ راستہ انہوں نے اپنایا جو فلسطین میں اپنایا گیا ہے کیونکہ اس وقت ان کو سب سے بڑا جوان کو مشورہ دینے والا Netanyahu ہے، انہوں نے یہی طریقہ کار فلسطین میں اپنایا اور آج کشمیر کو بھی، جموں کشمیر کو بھی انہوں نے دو لخت کر کے لداخ اور جموں کشمیر میں اور جو یہ ڈومیسائل کے قانون کے تحت اس میں جو باہر سے لوگوں کو بسایا جا رہا ہے تو وہی طریقہ کار اپنایا جا رہا ہے جو آج فلسطینیوں کا ہے کہ ان کو بے گھر کیا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک سال سے ادھر کرفیو نافذ ہے ہمیں سوچنا ہو گا، ہم نے اس کرفیو کے دوران بھی ملک میں لاک ڈاؤن کی طرف نہیں گئے کہ ہم نے کہا کہ کیا حالات ہوں گے، ہماری معیشت بھی تباہ ہو گی، ہمارے لوگوں کا کیا حال ہو گا، ہمیں سوچنا ہو گا کہ ایک سال ہو گیا ہے ادھر جو لاک ڈاؤن کا سلسلہ جاری ہے، ان کا دعویٰ تھا کہ ہم جب اس آرٹیکل کو ختم

کریں گے تو ہمیں ان کی معیشت اور ان کے جو روزگار کے مواقع ہیں، انہوں نے بھی جہاں جس طرح ادھر وعدے ہوئے تھے ادھر بھی پچاس لاکھ نوکریوں کا وعدہ ہوا تھا لیکن اس آرٹیکل کے خاتمے کے ساتھ ایک سال گزرنے کے بعد جو یکم اگست کو واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ پانچ لاکھ لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں اور 5.3 پرسنٹ غربت ہوئی ہے، معیشت میں اس کو نقصان ہوا ہے تو اس سے کیا میسج جا رہا ہے جو ادھر انہوں نے کرفیو لگایا جو میڈیا کو یہ لوگ Access نہیں دے رہے اور جو انسانیت سوز اقدامات کشمیر میں ہو رہے ہیں، نماز پہ جو عید کی نماز ہے اس پہ پابندی ہے، انٹرنیٹ سروس ادھر معطل ہے تاکہ باہر ان کی جو ظلم اور بربریت ہے وہ نہ پہنچ سکے۔ Pellet Guns کی بمباری سے لوگوں کی جو بینائی سے محروم ہو رہے ہیں، خواتین اور بچوں کی جو تذلیل ہو رہی ہے، ان کے ساتھ جو زیادتیاں ہو رہی ہیں اور تقریباً آٹھ لاکھ جوان کی افواج ہیں، وہ نہتے کشمیریوں پہ جو ظلم کر رہی ہے، میرے خیال میں یہ وقت ہے کہ عالمی برادری آنکھیں کھولے اور اس پہ ایکشن لے لیکن اس کے لئے ہمیں خود بھی سوچنا ہوگا کہ ہم نے کیا کیا ہے آج تک؟ جب آرٹیکل انہوں نے ختم کیا تو کیا ہم نے وہ سفارتکاری کی؟ میرے خیال میں اس وقت ہمیں ضرورت ہے کہ ہم سفارتی سطح پہ بھارت کا جو نام نہاد سیکولر چہرہ ہے اس کو Expose کرتے، ہم اچھی سفارتکاری کرتے، اس میں ہمیں پارلیمانی ڈپلومیسی کرنی چاہیئے، یہ بھی ایک اچھا اقدام ہے کہ آج ہماری آواز بھی دنیا کو پہنچ رہی ہے اس فلور سے لیکن ہمیں پارلیمنٹ ٹو پارلیمنٹ ڈپلومیسی کرنی چاہیئے کیونکہ ہر پارلیمنٹ میں لوگوں کے نمائندے ہوتے ہیں اور جب پارلیمنٹرین ڈپلومیسی کرتے ہیں تو اس کا اچھا اثر ہوتا ہے، تو اس میں چاہے گورنمنٹ کے ہوں، چاہے اپوزیشن کے ہوں، اس کو کرنی چاہیئے۔ سلامتی کونسل کو ہمیں اپنی آواز پہنچانی چاہیئے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم اس پہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وائنڈ اپ پلیز۔ وائنڈ اپ کرنے کی کوشش کریں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: ٹھیک ہے لیکن ہم اس پہ ایک قرارداد نہ لا سکے، میرے خیال میں ایک سوال اٹھتا ہے کہ اگر ایک منٹ کی ہم خاموشی کریں گے اور پھر لمبی خاموشی کریں گے تو اس سے کوئی اچھا تاثر نہیں جائے گا؟ یہاں پہ نقشے کی بات ہوئی، تو نقشہ تو کلاس تھری سے بی ایس سی تک اسی نقشے کو ہم پڑھ رہے ہیں، پتہ نہیں کونسا نیا نقشہ تھا، اگر لانا بھی تھا، فلپائن میں جھنڈے کی تبدیلی ہوئی، اس کو پارلیمنٹ میں ڈسکس کیا گیا تو اس کے بعد اس کو تبدیل کیا گیا، پھر یہ پارلیمنٹ کس لئے ہے، پھر پارلیمنٹ میں اس کو ڈسکس کیا جاتا۔ کیا پھر ہم آئین کے آرٹیکل 1 (2) کو بھی تبدیل کریں گے ظاہر ہے اگر ہم نقشے تبدیل کریں گے تو آئین

کے آرٹیکل 1 (2) کو بھی تبدیل کریں گے کہ اس کی کیا حیثیت ہو گی، کیا پھر جو گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر ہیں، ہم ان کو پاکستان کا حصہ ڈیکلیئر کریں گے؟ اگر حصہ ڈیکلیئر کریں گے تو پھر ہاؤس کی ہماری کیا حیثیت ہو گی؟ تو اس میں بہت ساری چیزیں تھیں لیکن کچھ تجاویز میری ہیں کہ ہمیں کم از کم OIC کے پلیٹ فارم کو Activate کرنا چاہیئے، اسلامی ممالک کو اس وقت ہمیں اپنے ساتھ لینا چاہیئے، ہمارے جو دوست ممالک ہیں ان کو ساتھ لینا چاہیئے۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ ہم ابھی تک OIC کو بھی نہ فعال کر سکے، نہ اس کا کوئی اجلاس کر سکے تو اس کو کرنا چاہیئے اور انڈیا کا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ مسئلہ Time constrain ہے اور بہت سے لوگ ہیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> دو تین، دو منٹ دے دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> کافی لوگ ہیں سب بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> دو منٹ دے دیں بس وائنڈ آپ میں کر لوں گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> ہماری ریکویسٹ ہو گی کہ انڈیا انسانی حقوق کی پامالی کو ختم کرے، پابندیوں کو ختم کر کے قیدیوں کو رہا کرے، سماجی کارکنوں اور صحافیوں کو رہا کرے۔ ملٹری کورٹس جو ہیں، وہ کنٹونمنٹ ایریا تک محدود کریں اور انٹرنیشنل میڈیا اور وہ MOGIP جو UN کا جو Mission ہے، اس کو رسائی دے تا کہ دنیا کو پتہ چل سکے کہ جو ظلم اور بربریت ادھر ہو رہی ہے، اس کا جو صحیح چہرہ ہے بھارت کا وہ لوگوں کے سامنے آ جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو نعیمہ کشور صاحبہ۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> آخر میں میں صرف ایک شعر اگر مجھے آپ اجازت دیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی شعر پڑھ لیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> ؎ کہ تیرے شہر کے ہر کوچے میں لہو کے داغ ہیں
اے کشمیر ہم تجھے آزاد دیکھنے کو بے تاب ہیں

کشمیر بنے گا پاکستان۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو ویری مچ۔ آنریبل منسٹر فار سوشل ویلفیئر ہشام انعام اللہ خان صاحب۔

(مداخلت)

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود): اگر آپ کہتی ہیں آپ پہلے کر لیں جیسے آپ کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: ایک ادھر سے ایک ادھر سے۔ ہشام انعام اللہ صاحب۔

وزیر سماجی بہبود: اچھا I will be very brief۔ جی تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو آج اس یوم استحصال کشمیر ڈے پر میں یہ بیان کرنا چاہوں گا کہ On behalf of myself, my government, my Chief Minister, my party and my country میں Condemn کرتا ہوں جو Atrocities، جو ظلم زیادتیاں شروع ہیں Indian occupied Kashmir میں مسلمانوں کے ساتھ، عورتوں کے ساتھ، بچوں کے ساتھ، بوڑھوں کے ساتھ، یہ جو زیادتیاں ہیں نہ ان کی کوئی گنجائش انسانیت میں ہے، نہ ان کی کوئی گنجائش کسی بھی دین میں ہے، دین اسلام میں تو بالکل نہیں ہے، نہ ہی دنیا کے کسی قانون میں اس کی گنجائش ہے۔ We all truly condemn it on this day۔ میں صرف یہ میسج دینا چاہوں گا To all the Muslims in the world specially the Muslims of India and to the Minorities in India. It is very unfortunate لیکن I have to say it کہ ہندوستان جب تک ہندوستان ہے It has no place for any Minority whether it is Muslim whether it is Sikh, whether they are Christians اور آج جو تاریخ یہاں پہ بن رہی ہے کشمیر میں This history if we do not rise against it, if we do not condemn it this will continuously repeat itself specially in India۔ ان کی جتنی سوسائٹی ہے جناب سپیکر صاحب، It is based on discrimination, discrimination of caste, creed, race, religion, ideology ,even Hinduism۔ میں خود I am not against any religion, I truly respect every religion لیکن یہ خود ہندوازم میں بھی Caste system وہاں پہ Implement کرتے ہیں برہمن، شودر، ویش، ان سب کی Discrimination انہوں نے شروع کی ہے And this is not going to end, this is going to go on and until the world raises its voice. Janab Speaker Sahib, no land is a free land جہاں پہ Freedom of speech نہ ہو، جہاں پہ Freedom of expression نہ ہو، جہاں پہ Freedom of practicing religion نہ ہو۔ الحمد للہ پاکستان کی سرزمین ایک آزاد سرزمین ہے، پاکستان بنا تھا اسلام کے نام پر لیکن پاکستان نے Protect کیا ہے ہر Minority کے Rights کو الحمد للہ And I am proud to say that آج ہمارے اس ایوان میں ہمارے پاس

ہمارے جو سکھ بھائی ہیں، وہ بھی بیٹھے ہیں الحمد للہ Their rights are protected۔ ہمارے ہندو بھائی بیٹھے ہیں، ان کے Rights protected ہیں، We have to raise our voice, we have to unite۔ ایمان کے تین تقاضے ہیں جناب سپیکر صاحب، جب کچھ برا ہو تو At least condemn it in your heart، اگر آپ اس کو Condemn نہیں کر سکتے اپنی زبان سے تو کم از کم دل میں اس کو برا سمجھیں، اگر آپ کوئی ایکشن نہ لے سکیں تو At least condemn through your voice, condemn through your action, if you can do it so all the Muslims have to unite۔ آخر میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ On the issue of Kashmir, Indian occupied Kashmir پاکستان میں جتنے لوگ ہیں، جس Religion سے وہ تعلق رکھتے ہیں، جس Caste سے وہ تعلق رکھتے ہیں، جس Race سے وہ تعلق رکھتے ہیں، ہم کھڑے ہیں کشمیر کے لوگوں کے لئے اپنی Armed Forces کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ پاکستان کا اگر ایک بھی آدمی، بچے وہ بھی وہی الفاظ دہرائے گا جو کہ عمران خان نے United Nations Assembly کے فلور پہ کہا تھا کہ We want to resolve everything peacefully لیکن اگر ہمارے پاس Choice نہ ہو تو We are ready to bleed the last drop of blood we have، تو یہی ہماری آواز ہے، We condemn their brutalities, their atrocities and we stand with our Government and with our Armed Forces with zeal and spirit. Thank you very much. Pakistan Zindabad.

جناب سپیکر: تھینک یو منسٹر صاحب۔ I hope کہ لاء منسٹر صاحب ریزولیوشن تیار کر رہے ہوں گے۔ اوکے پہلے Speeches پھر اس کے بعد ایک منٹ کی خاموشی بھی کریں گے ریزولیوشن سے پہلے۔ پھر آپ بھی پڑھیں اور ایک بندہ ادھر سے بھی پڑھ لے گا۔ نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے آج کے دن جو 5 اگست سیاہ دن ہے، اس کو یہاں پہ ہماری Voice جو ہے وہ At least دنیا تک پہنچانے کے لئے آج کا یہ جو اجلاس ہے اس کو بلایا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ کتبہ ہے جس پہ لکھا ہوا ہے یہ ایسا کتبہ ہے کہ جس پہ کشمیریوں کی میری جو پٹی ہے اس پہ لکھا ہوا ہے کہ کشمیری ہوں میں اور ہم سب پاکستان کے لوگ کشمیریوں کے ساتھ یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم سب کشمیری ہیں اور خون ہمارا سب کا جو ہے وہ مسلمان ہے، کلمہ ہماری طاقت ہے اور مودی کے لئے یہ پیغام ہے کہ چھوڑ دے ہماری وادی کو یہ پاکستان کا حصہ ہے۔ جناب

سپیکر صاحب، میں مودی کے لئے اور اقوام متحدہ کے ان تمام بے زبانوں کے لئے کہ جن کی زبان ظلم کے خلاف نہیں اٹھ رہی ہے میں ایک شعر پڑھنا چاہوں گی کہ:

ے کہ میں وادی ہوں کشمیر کی مجھے کہتے ہیں کشمیر
میں وادی ہوں شہیدوں کی مجھے کہتے ہیں کشمیر
کشمیر کی جلتی وادی میں بہتے لہو کا شور سنو!
مودی شور سنو!

جناب سپیکر صاحب! آج ہم سب لوگ یہاں پہ یکجا ہیں اور ہم لوگوں نے ایک ہو کر جیسے آپ نے کہا، جیسے نعیمہ بی بی نے کہا اور میری بھی تجویز یہی ہو گی کہ ہم اقوام متحدہ اور ان لوگوں کو ایک منٹ کی خاموشی یہاں پہ کھڑے ہو کے اور کشمیریوں کے ساتھ اپنی یکجہتی کو شو کر کے ان کو بتائیں کہ پاکستان کا ہر بچہ بچہ جو ہے وہ کشمیری ہے اور کشمیریوں کے دکھ میں ان کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ Repetition میں نہیں کرنا چاہتی ہوں، دنیا میں جتنے بھی ممالک ہیں، اس میں سب سے زیادہ جتنے بھی بین الاقوامی طور پہ انسانی حقوق کی Violation جو کی ہے وہ صرف اور صرف بھارت ہے اور جناب سپیکر صاحب، جو انہوں نے آرٹیکلز لگائے ہیں، میں پھر اس Repetition میں نہیں جانا چاہتی اور وہاں پہ اپنے لوگوں کو شہریت دے کر وہاں پہ انہوں نے داخل کروایا ہے جو کہ اس آرٹیکل سے پہلے وہ جائیدادیں اور کچھ بھی نہیں خرید سکتے تھے، وہ صرف کشمیریوں کی پراپرٹی ہوتی تھی، یہ کیوں کر رہے ہیں؟ یہ اس لئے کر رہے ہیں کہ کل کو اگر اقوام متحدہ کا کوئی بھی کمیشن جاتا ہے تو وہاں پہ میجارٹی جو ہو گی، وہ ہندوؤں کی یا سکھوں کی ہو گی بھارت کے، اور وہ ہندوستان کے، ہندوستانیوں کے، بالکل ہندوستانیوں کے مسلمان تو وہاں پہ Already ہمارے جو کشمیری ہیں، وہ ایک سال سے کرفیو کی وجہ سے ان کی عصمتیں لوٹ رہی ہیں، ان کے جوان بچے جو ہیں ان پہ ماتم ہو رہے ہیں۔ ان کو ایک سال سے جناب سپیکر، ہم تین مہینے ہمارا لاک ڈاؤن رہا، چار مہینے ہمارا لاک ڈاؤن رہا، ہم اس Crisis سے گزریں لیکن یہ آپ، یہ اقوام متحدہ کے لئے ہے، یہ ان لوگوں کے لئے ہے، ہمارے دوست ممالک کے لئے ہے کہ اگر ایک سال میں کسی کو اشیاء خورد و نوش نہیں ملتی ہیں، کئی لوگ فاقے کر رہے ہیں، گھروں میں جاتے ہیں، وہاں پہ Occupied Kashmir میں جا کے اور ان کی عورتوں کو اور بہنوں کو جناب سپیکر صاحب، لا کر اور ان کے سامنے ان کا Rape کیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، بھٹو صاحب نے کہا تھا سب سے پہلے کہ میں انسان ہوں، غلطی ہر

انسان سے ہوتی ہے لیکن کشمیر کے معاملے میں میں سوتے ہوئے بھی غلطی نہیں کر سکتا، یہ اس کے تاریخی الفاظ تھے لیکن اس وقت ہم نے اپنی پارٹیوں سے بالاتر ہو کر ہم لوگوں نے کسی پر تنقید نہیں کرنی لیکن ہاں یہ ضرور بات کریں گے کہ سر! نغموں سے، سڑکوں کے ناموں سے اور ان تمام چیزوں سے اگر آزادی ملتی تو آج فلسطین بھی آزاد ہو چکا ہوتا۔ جناب سپیکر صاحب، ہمیں اس کے لئے باعدہ طور پہ Delegations بنانے پڑیں گے کیونکہ وہاں پہ ابھی اتنی مار دھاڑ اور اتنا کچھ ہو گیا ہے، وہاں پہ لوگ قید ہیں، وہاں پہ حریت جو رہنما ہیں، ان کو اتنی اذیتیں دی جا رہی ہیں کہ ان کے ساتھ ہسپتالوں میں اور قید خانوں میں جو سلوک ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، راہول گاندھی جب گیا اس کو جانے نہیں دیا گیا۔ اقوام متحدہ کے مبصرین گئے ان کو نہیں جانے دیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، مودی جو کہ ایک قصائی ہے اور وہ قصائی کی طرح تمام اقلیتوں کے ساتھ سلوک کر رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم نے ایک قوم بن کے، ہم نے اپنی پارٹیوں سے بالاتر ہو کے، ہم نے اپنی تمام سیاست سے بالاتر ہو کے ہم لوگوں نے اس مسئلہ کشمیر کو سلجھانا ہے لیکن میں حکومت وقت سے آپ کے توسط سے یہ ضرور درخواست کروں گی جناب سپیکر، کہ اس میں اب اور دیر نہیں ہونی چاہیئے، یہ نہیں کہ آج ہم ایک منٹ کی خاموشی اختیار کر لیں، یہ نہیں کہ آج ہم یہ 'سلوگن' لے آئیں، یہ نہیں کہ آج ایک ریزولیوشن پاس ہو جائیں، یہ نہیں کہ آج ہم یکجہتی کر لیں اور پھر اس کے بعد مکمل خاموشی۔ جناب سپیکر، چاہے کے پی اسمبلی ہے، چاہے سندھ اسمبلی ہے، چاہے پنجاب اسمبلی ہے، چاہے نیشنل اسمبلی ہے، چاہے سینیٹ ہے وفود کو تیار کریں، وفود کو تیار کریں۔ خدا کے لئے یہ جو آپ لوگوں نے خرچ کم کرنے کے لئے آپ لوگوں نے یہ تمام چیزیں بچھائی ہوئی ہیں لیکن کشمیر کے معاملے میں آپ کو وفود بھیجنے ہوں گے، آپ کو ان کے سفارتخانوں میں بھیجنے ہوں گے، آپ کو ان ممالک میں بھیجنے ہوں گے چاہے وہ خیبر پختونخوا اسمبلی ہے، چاہے وہ سندھ ہے، چاہے وہ پنجاب ہے، چاہے بلوچستان ہے، چاہے سینیٹ ہے، چاہے نیشنل اسمبلی ہے، یہ بچت مکاؤ مہم کو آپ بند کریں جناب سپیکر صاحب، اور کشمیر کے معاملے میں اگر ہم Sincere ہیں تو اس کے لئے ہمیں وفود کو بھیجنا پڑے گا، اپنی آواز کو OIC تک پہنچانا پڑے گا، ان کی سڑکوں پہ، ان کے دفتروں کے سامنے ہم نے مارچ کرنا ہوگا اور ہم نے بتانا ہوگا کہ ہم ایک قوم ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اور پارٹیوں سے بالاتر ہے۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میں گزارش کروں گا کہ بہت زیادہ مقررین میرے پاس ہیں، کم ٹائم لیں، Five minutes سے اوپر کوئی نہ لیں۔ جناب ایم پی اے وزیر زادہ صاحب۔

جناب وزیر زادہ (معاون خصوصی اقلیتی امور): جناب سپیکر، سب سے پہلے میں اپنے وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان عمران خان صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس دن کی مناسبت سے اس کو یوم استحصال کا نام دیا کیونکہ آج سے ایک سال پہلے کشمیری عوام کا استحصال کیا گیا اور مودی سرکار نے کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کر کے اسے اپنے ساتھ انڈیا میں شامل کر دیا۔ جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب پاکستان بن رہا تھا اور باؤنڈری کمشین بنا اسی وقت ہمارے ساتھ یہ زیادتی شروع ہو گئی تھی کہ جو باؤنڈری کمیشن بنا، انہوں نے اسے اپنی ذاتی انا کی بھینٹ چھڑایا اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن جو کہ آخری وائسرائے ہند تھے ان کی ذاتی خواہش کو پورا نہ کیا کیونکہ وہ مشترکہ انڈیا اور پاکستان کے گورنر جنرل بننا چاہتے تھے۔ قائداعظم کے انکار پر انہوں نے باؤنڈری کمیشن کو استعمال کیا اور وہ علاقے جو کہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے تھے یا شامل ہونے چاہیئے تھے، اسے بھی متنازعہ بنا دیا اور انڈیا میں شامل کر دیا۔ جناب سپیکر، آزادی ہر انسان کا بنیادی حق ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو کشمیری عوام ہیں، انہیں یہ حق ملنا چاہیئے، اس پہ سلامتی کونسل کی قرار دادیں اور اقوام متحدہ ان قرار دادوں کا ضامن ہے۔ اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ وہ ان قرار دادوں پر عملدرآمد کرائیں، ان کو یقینی بنائیں اور اقوام عالم بھارت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ کشمیری عوام کو اس غلامی سے نکالیں اور انہیں حق خود ارادیت دیں، انہیں اپنی مرضی سے جینے کا حق دیا جائے۔ وہاں پہ جو ظلم و ستم ہو رہا ہے اسے بند کیا جائے۔ جناب سپیکر، یہاں پہ میں اپنے بعض Colleagues نے یہ بات کی کہ ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنا، انسانی ہاتھوں کی زنجیر بنانا یا مختلف چوک کے نام تبدیل کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ جب ان کی پارٹیاں حکومتوں میں رہی ہیں، وہ سارا کچھ کرتی رہی ہے، انسانی ہاتھوں کی زنجیر بنانا، ریلیاں نکالنا، جلسے جلوس کرنا، احتجاجی مظاہرے کرنا، کشمیر پر کانفرنس کرنا یا اس پر مختلف سیمینار کرنا، یہ ہمارا حق ہے اور اس سے ہم اپنی کشمیری بھائیوں کو اپنے جو ہمارے دل کی آواز ہے وہ پہنچا سکتے ہیں اور انہیں یقین دلا سکتے ہیں کہ وہ اکیلے نہیں ہیں، ان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، اس پر ہمیں دلی رنج ہے اور ان کے دکھ درد اور تکلیف میں ہم ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور ان کا غم بانٹنا چاہتے ہیں، یہ ایک فورم ہوتا ہے جس کو ہم Use کر سکتے ہیں اور جناب سپیکر، جیسے قائداعظم محمد علی جناح نے پہلے ہی دن کہا تھا کہ کشمیر ہمارا شہ رگ ہے اور شہ رگ کوئی بھی ہم سے نہیں چھین سکتا۔ میں یہ یقین دلاتا ہوں، مجھے یہ یقین

ہے کہ ایک دن کشمیر آزاد ہوگا اور وہ ہمیں ملے گا۔ میں اپنے وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان اور جو ہماری وفاقی کابینہ نے ایک فیصلہ کیا ہے کہ کشمیر کو پاکستانی نقشے میں شامل کرنے کی منظوری دی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعی جو مودی سرکار نے ایک سال پہلے فیصلہ کیا تھا، یہ ان کے منہ پر ایک تماچا ہے کہ اگر وہ یہ کر سکتے ہیں تو ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ان 72 سالوں میں ہماری حکومت نے جس مؤثر انداز میں کشمیر کے ایشو کو اجاگر کیا ہے یا اس پر جو ریلیاں نکالی ہیں یا اس پر جتنے بھی یوم سیاہ منائے گئے ہیں، اس کی مثال نہیں ملتی اور وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان کا جو جنرل اسمبلی میں پچپن منٹ کا خطاب تھا، وہ دنیا سے ڈھکا چھپا نہیں ہے، انہوں نے ایک گائیڈ لائن دے دی، انہوں نے ایک پالیسی دے دی اور انہوں نے اقوام عالم کو بھارت کا جو اصلی چہرہ تھا وہ دکھادیا۔ آخر میں میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے آج کے دن اجلاس Call کر کے کشمیری عوام کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور میں یہ کہتا ہوں کہ ایک دن کشمیر جو ہے وہ پاکستان بنے گا۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو ویری مچ۔ رنجیت سنگھ صاحب۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ آج کا دن 5 اگست کا دن سب جانتے ہیں کہ ہمارے لئے کتنا دکھ ہے اور میں بہت فخر محسوس کرتا ہوں کہ چونکہ لفظی تقریریں سب کرتے ہیں لیکن میں یہاں سوچ رہا تھا کہ شکر ہے کہ میں سردار رنجیت سنگھ سب سے پہلے ایک پاکستانی ہوں اور میں ایک آزاد ملک کا حصہ ہوں، ایک اسلامی ملک کا حصہ ہوتے ہوئے مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے کہ میں پاکستان میں پیدا ہوا اور آج جو میرے کشمیری بھائی وہاں جس تکلیف میں ہیں، خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم ان تکلیفوں سے باہر ہیں، تو سب سے پہلے میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد جہاں بات آجاتی ہے یہ کشمیر کے حوالے سے، تو آگے بھی بات ہوئی کہ بالکل ہم سب جانتے ہیں کہ مودی سرکار ہندوستان کے اندر ہمارے کشمیری بھائیوں پر پچھلے سال کیا، وہ پچھلے کئی سالوں سے ہمارے مسلمان بھائیوں اور ہمارے کشمیری بھائیوں پر ظلم کر رہا ہے اور ہمیشہ ہی ہم اس چیز پر Protest کرتے آئے ہیں اور جب تک کشمیر آزاد نہیں ہوتا ان شاء اللہ ہمارا بچہ بچہ تمام پاکستانی کیونکہ اس وقت یہ بات نہیں کہ میں سکھ وہ ہندو اور مسیحی اور وہ فلاناں، اس وقت ہم سارے پاکستانی ہیں اور ہم نے تمام کشمیری بھائیوں کے ساتھ ان کے دکھ میں برابر کے شریک بھی ہیں اور دعا گو بھی ہیں کہ اللہ ان پر سے یہ عذاب جلد از جلد ختم فرمائے تاکہ وہ بھی میری طرح آزادی کا سانس لے سکیں اور ایک آزاد ملک کا حصہ بنیں۔ جناب سپیکر! چونکہ جیسے تمام پارٹیاں اپنے پارٹی کو بھی بہت

ترجیح دیتی ہے اور میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ میرا تعلق جمعیت علماء اسلام سے ہے اور وہ کشمیر کی آواز ہمیشہ ہر فورم پر اٹھاتا رہا ہے اس حوالے سے لیکن جہاں بات آجاتی ہے بے گناہ شہید کشمیریوں کی تو اس پر میں اپنی طرف سے اور تمام کمیونٹی کی طرف سے میرے پاکستانی، تمام ہندو کمیونٹی، مسیحی کمیونٹی، سکھ کمیونٹی اور جتنی یہ اقلیتیں ہیں، اپنے کشمیری بھائیوں کو اس فورم سے پیغام ضرور دینا چاہتا تھا کہ ہم کل بھی آپ کے ہر دکھ میں برابر کے شریک تھے ہم آج بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، یہ لفظی معنیٰ نہیں ہماری نسلوں کو ہماری قوم کے بارے میں اور ہماری جو پچھلی نسلیں گزر چکی ہیں، آپ ہم سے زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ ہم لفظی معنوں میں نہیں ہم دل سے اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہیں اور ہمیشہ اسی طرح کھڑے رہیں گے۔ میں مودی کو Specially اس ایوان سے ایک پیغام ضرور دینا چاہوں گا کہ خدارا آپ ہمیں دیکھیں، پاکستان میں بسنے والی تمام اقلیتوں کو دیکھیں، ان کے حقوق کو دیکھیں اور کوشش کریں اسی سے کچھ سبق لیں اور کشمیریوں پر یہ ظلم بند کریں۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ مسٹر روی کمار صاحب۔

<u>جناب روی کمار</u>: <u>(ہندی)</u> جناب سپیکر! سب سے پہلے آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے آج ہمیں کشمیریوں کی استحصال کے موقع پر ایک سپیشل اجلاس بلایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جو نمائندے بیٹھے ہیں، وہ لاکھوں کروڑوں لوگوں کی نمائندگی یہاں پر کر رہے ہیں تو یہاں سے جو آواز بلند ہوگی ہماری کشمیری بھائیوں کے لئے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ نے سپیشل ایک اجلاس یہاں پر Conduct کیا ہے۔ جناب سپیکر! یقیناً آج ایک Black day ہے، یوم سیاہ ہے، کیوں؟ کیونکہ اس دن مودی نے ہمارا کشمیر جس کو ایک آزاد حیثیت حاصل تھی، ایک Independent State تھی، اس کو ختم کر کے بھارت میں ضم کر دیا، جو آرٹیکلز تھے ہمارے 370 اور 35A، اس کو ختم کر کے جو ظلم اور بربریت ہمارے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً آج ایک Black day ہے۔ یہ دن نریندر مودی کی جو دہشتگرد سوچ ہے اس کی عکاسی کرتا ہے، یہ دن RSS کی جو گھٹیا سوچ ہے اس کی عکاسی کرتا ہے اور یہ ہماری کشمیری بھائی ہیں جو سالوں سے، 72 سالوں سے جو جدوجہد اور قربانی دے رہے تھے کشمیر کے آزادی کے لئے، ان کے زخموں پر نمک چھڑکنے کی برابر ہے۔ جناب سپیکر، یہ دن ہندوستان کی جو عوام ہیں ان کی بدقسمتی کا بھی دن ہے کیونکہ انہوں نے نریندر مودی جیسے ایک ظالم حکمران کو اس دن چنا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ یوم سیاہ جو آج کے دن ہم منا رہے ہیں، یہ ان کشمیریوں کے

حق کے لئے اور آزادی کے لئے جدوجہد کا دن ہے۔ جناب سپیکر، میں ہندو کمیونٹی کے ہونے کے ناطے آج یہ بات میرے دل میں تھی، میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے اسمبلی فلور پر اپنے بھائیوں کے ساتھ شیئر کروں کہ مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ مودی اپنے آپ کو ہندو کہتا ہے کیونکہ ہمارے ہندو دھرم میں ہمیشہ حق کی بات کی گئی ہے، ہمیشہ مظلوموں کے ساتھ کھڑے ہونے کی بات کی گئی ہے اور میں آج افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ مودی جو اپنے آپ کو ہندو کہتا ہے، میں ان کو ہندوؤں میں تصور نہیں کرتا۔ اگر وہ اپنی ہسٹری پڑھ لیں، اپنی رامائن پڑھ لیں، اپنی گیتا پڑھ لیں، جب ہمارے پیغمبر رام نے لنکا فتح کی تھی اور راون کو جو ظالم حکمران تھا، اس کو مارا تھا، تو ابھیشن اس کا بھائی تھا، اس کو وہ راج پاٹ سوم تھے وہ وہاں سے چلا گیا تھا، وہاں کے لوگ چاہتے تھے لنکا کے کہ ان کا حکمران ابھیشن ہے۔ میرے رام جو ہمارے پیغمبر تھے، وہ چاہتے تھے تو وہ لنکا کے اوپر جو ہے، انہوں نے جب فتح کر لی تو وہ راجا بن سکتے تھے، وہاں پر اپنا بندہ لا سکتے تھے لیکن انہوں نے وہاں کی جو پرجا تھی، لنکا کی، وہاں کے جو عوام تھے، ان کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ ہم آپ کا اپنا ہی بادشاہ لائیں گے، تو انہوں نے وہ ابھیشن کو وہاں کا بادشاہ بنایا، تو اس سے مودی کیا سیکھتا ہے، اگر وہ اپنے آپ کو ہندو کہتا ہے تو اگر اس نے آج کشمیریوں کو اپنا حق نہیں دیا تو اس نے کہاں اپنے رام کی تعلیمات کی پیروی کی یا اپنے ہندو دھرم کی تعلیمات کی پیروی کی؟ وہ تو وہاں پر آ کے قابض آ کے بیٹھ گیا، اس کو چاہیئے تھا کہ وہاں پر کشمیری ہمارے مسلمان بھائی ہیں، ان کو وہ حق خود ارادیت دیتا، وہاں پر ڈیموکریسی دیتا، انہوں نے جو جنگ 72 سالوں سے کی ہے آزادی کے لئے، وہ آزادی ان کو دے دیتا کہ وہ اپنی مطابق اپنی زندگی گزاریں، اپنی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزاریں، اس خطے کو جو سپیشل حیثیت حاصل تھی، ان کو دے دیتا تاکہ وہ اپنی زندگی آرام سے گزار سکتے جو آج وہ نہیں گزار پا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ہمارے مذہب میں کسی کو کاٹنے کا ہمیں درس نہیں دیتا، ہمارا مذہب، ہمارا مذہب لاشیں بہانے کا درس نہیں دیتا، ہمارا مذہب کسی ماں کی گود اجاڑنے کا درس نہیں دیتا، ہمارا مذہب کسی کو قتل کرنے کا درس نہیں دیتا، ہمارا مذہب کسی پہ ظلم کرنے کا درس نہیں دیتا، تو میں آج مودی کو اس پلیٹ فارم سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے تعلیمات کو دیکھیں، آپ اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں، میں نہیں سمجھتا اور میں ضرور اپنے پاکستانی ہندو جو ہیں ہم قرارداد لائیں گے کہ ہمارے ہندو دھرم سے اس کو برخاست کر دیا جائے۔ (تالیاں) کیونکہ ہمارے ہندو دھرم میں اس قسم کی کوئی تعلیمات نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ آج اس کو سیکھنا چاہیئے پوری دنیا سے، جو عمران خان صاحب نے جیسے اس مدعے کو

اٹھایا پوری دنیا میں، آج پوری دنیا میں Western میں جو ہمارے لوگ ہے، سب کو کشمیر کے مدعے کو، جوان کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، ان کو آج اچھی طریقے سے معلوم ہو گیا ہے کہ ایشو کیا ہے، 72 سال اس ایشو کو اس طرح کی Representation دنیا میں نہیں دی گئی، 72 سالوں سے اس ایشو کو دبائے رکھا گیا تاکہ ان کی جو غلط سوچ ہے اس کی پشت پناہی کی جا سکے۔ جناب سپیکر، عمران خان صاحب نے جس طریقے سے اس ایشو کو اقوام متحدہ میں اٹھایا، جس طریقے سے انہوں نے آج دنیا کو بتا دیا، میں سمجھتا ہوں کہ صحیح معنوں میں عکاسی ہے۔ دوسرا کل انہوں نے، میں مبارکباد دیتا ہوں اپنے لیڈر کو کہ انہوں نے پاکستان کے نقشے میں کشمیر کو شامل کر دیا ہے۔ تو میں مبارکباد آپ سب کو دیتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا قدم ہے اور یہ ہمارا ایک راستہ ہے اس آزادی کی طرف جو ہم نے Achieve کرنا ہے، ٹارگٹ دے دیا ہے انہوں نے اور یہ آج ہم پر اور ہمارے آنے والی نسلوں پر یہ واجب ہو جاتا ہے کہ وہ کشمیر کی حق کے لئے آواز اٹھائیں۔ جناب سپیکر، انہوں نے جو اس کے بعد سرینگر ہائی وے، جو کشمیر ہائی وے تھا، سرینگر ہائی وے میں Convert کر کے ایک دوسری عمدہ مثال قائم کر دی، جو بھی وہاں سے گزرے گا ان کے دل میں کشمیر کا جو درد ہے، کشمیر کے بہن بھائیوں کا جو درد ہے، جو ظلم ہے، وہ جب گزرے گا اس راستے سے اور سرینگر ہائی وے کو پڑھے گا تو میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ Motivated رہے گا اور اپنی جو جدوجہد ہے کشمیر کی آزادی کے لئے تیز کرے گا۔ جناب سپیکر، میں آخر میں اسمبلی کے پلیٹ فارم سے یہ بات ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ کشمیر کی آزادی کے لئے ہم سب سے پہلے کھڑے ہوں گے۔ کشمیر کی آزادی کے لئے، بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ آپ ہندو ہیں تو آپ ہندوستانی ہیں، میں آج یہ بھی واضح کر دوں کہ ہم پاکستان کی دھرتی پر پیدا ہوئے ہیں، ہمارا جینا مرنا پاکستان کے ساتھ ہے، برے سے برے حالات میں ہم نے یہاں پر وقت گزارا ہے، (تالیاں) تو ہمیں ہندو ضرور سمجھا جائے لیکن ہندوستانی نہ سمجھا جائے، ہمیں ضرور مودی، یہ سمجھا جائے کہ ہم یہاں پر باسی ہیں لیکن ہمیں مودی کے حوالے سے کوئی طعنہ نہ دیا جائے، آج میں یہاں واضح کر دوں کہ کشمیر کی جنگ میں ہم پاکستان کے ساتھ کھڑے ہیں، ان کی آزادی کے لئے کھڑے ہیں اور اگر بارڈر پر بھی جانا پڑا تو روی کمار سب سے پہلے گولی کھائے گا لیکن کشمیر کی آزادی کے لئے کھڑا ہو گا اور ان شاء اللہ یہ ہماری Commitment ہے ہم سب کی اور ہماری سب سے زیادہ ہو گی۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو روی۔ بلاول آفریدی صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: Thank you Mr. Speaker. Firstly Mr. Speaker ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، آج جو آپ نے اجلاس بلایا اور وہ بھی ایک اہم ایشو کے حوالے سے، ظاہر سی بات ہے It means lockdown since one year by India in occupied Kashmir and which is totally wrong and we are against this what Indian Government have done with occupied Kashmir and they have abolished Article 370 and 35A اور کشمیر کو ضم کیا ہے انڈیا میں، یہ بڑی زیادتی ہے ظلم ہو چکا ہے اور پچھلے ایک سال سے جو ظلم و زیادتی وہاں کے عوام کے ساتھ ہو رہی ہے بالکل یہ ہم UN کو میسج دینا چاہتے ہیں کہ We are united, all Pakistanies are with Kashmiris، ان شاء اللہ و تعالیٰ جس طرح قبائیلوں نے آزاد کشمیر کو آزاد کیا، وہ تاریخ قبائیلی عوام ایک دفعہ پھر اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کی آزادی کے لئے کھڑے ہیں، ان شاء اللہ ہم جنگ کے لئے تیار ہیں، ہم جہاد کے لئے تیار ہیں، ہم کشمیری عوام کے ساتھ کھڑے ہیں، ان شاء اللہ و تعالیٰ پاکستانی حکومت جب بھی جہاد اور جنگ کا اعلان کرے ان شاء اللہ و تعالیٰ قبائلی سب سے پہلے ہوں گے اور وہ تاریخ دوبارہ رقم کریں گے، جس طرح آزاد کشمیر کو آزاد کرایا، Occupied Kashmir کو بھی اس طرح ان شاء اللہ و تعالیٰ آزاد کرائیں گے، میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ 5th August obviously is a black day, no doubt in it کیونکہ سال ہو گیا ہے آج اور وہاں کے جو عوام ہیں، دن بدن ان کے حالات برے ہوتے جا رہے ہیں، ان کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے، ان کا روزگار چھینا گیا، ان کے جو کام ہیں، ان کی جو پراپرٹیز ہیں، وہ ساری چیزیں جو ہیں انڈیا نے ان سے چھینی ہیں، یہ تو بڑی ظلم و زیادتی ہے۔ میں یہ بھی Warn کرنا چاہتا ہوں مودی صاحب کو کہ اگر آپ اس ظلم کو اس طرح برقرار رکھیں گے تو خدا کی قسم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللہ، کلمہ جو ہے، پاکستان بنا ہے اس کلمے پر، اسی کلمے پر ان شاء اللہ و تعالیٰ ہم جہاد کریں گے، اسی کلمے پر ہم جنگ کرنے کے لئے تیار ہیں، ہمیں صرف اپنی افواج کا انتظار ہے، جس دن افواج نے اناؤنسمنٹ کی اور پاکستان کی حکومت نے اناؤنسمنٹ کی تو ان شاء اللہ و تعالیٰ ہم سب ایک ہیں اور ہم جائیں گے وہاں پر اور ان شاء اللہ و تعالیٰ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب بلاول آفریدی: Occupied Kashmir کو ہم وہی آزادی دیں گے جس طرح ایک آزاد کشمیر کو دیا گیا ہے ان شاء اللہ و تعالیٰ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب بلاول آفریدی: ایک اور منٹ آپ دیں مجھے۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہے آپ جو کچھ کر رہے ہیں کریں لیکن جب پاکستان کا ٹائم آئے گا تو پھر ہم بتائیں گے کہ ان شاء اللہ وتعالیٰ دہلی پر پاکستان کا پرچم ہم لہرائیں گے۔ (تالیاں) یہ بھی میں بتاؤں گا کہ ان شاء اللہ وتعالیٰ جس طرح ممبئی کی بات کرتے ہیں کہ ممبئی میں آپ پتہ کر لیں اللہ کے فضل وکرم سے انڈیا کے جو مسلمان ہیں، وہ بھی پاکستان کا ساتھ دیں گے اور ان شاء اللہ وتعالیٰ کشمیر کو آزاد کرائیں گے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔ تھینک یو ویری مچ۔ آنریبل ایم پی اے، لیاقت علی خان صاحب۔

جناب لیاقت علی خان: شکریہ جناب سپیکر، آج 5 اگست جو Black day کے طور پر ہم مناتے ہیں، یقیناً کشمیر میں جو ہندوستان نے ظلم رائج کیا ہے، ایک سال سے پورے وادی کو جیل میں تبدیل کیا ہے اور اقوام متحدہ بالکل چپ ہے، کچھ نہیں کہتے ہیں، اس پر بہت افسوس ہے، اس کو دہشتگرد قرار دینا چاہیئے کیونکہ اس نے اتنی دہشتگردی کی ہے، پورے کشمیر کو جیل میں بدل کر ان لوگوں کو ادویات کی قلت ہے، خوراک کی قلت ہے، مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ ادھر جو فوتگی ہوتی ہے تو ان کو دفنائیں گے کیسے، کیونکہ وہاں ایسے ظالم فوج کھڑی ہے اور ان کو کسی کام کے لئے گھروں سے باہر نہیں نکلنے دے رہے ہیں، تو ظلم اور بربریت کا جو انہوں نے بازار گرم کیا ہے، اس کے خلاف اپوزیشن اور حکومتی بنچز سارے تو متحد ہیں لیکن اس کے علاوہ رنجیت سنگھ صاحب نے یہ بھی واضح کیا کہ صرف مسلمان نہیں ہندو، سکھ، بدھ مت جتنے بھی مذاہب ہیں We are Pakistani، ہم پاکستانی ہیں اور سارے ہندوستان کے خلاف اس میں متحد ہیں، متفق ہیں اور اس پر ان شاء اللہ اگر ہمارے وزیر اعظم صاحب نے جو بڑا کارنامہ کیا ہے، جو نقشہ بنایا ہے، کشمیر کو پاکستان کے نقشے میں ضم کیا ہے، اس پر میں مبارکباد دیتا ہوں اور اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یقیناً اگر ہمارے وزیر اعظم صاحب اور افواج پاکستان نے ہمیں موقع دیا تو ہم ان شاء اللہ وتعالیٰ ثابت کریں گے کیونکہ اس کشمیر جو آزاد ہوا ہے، اس پر ہمارے دیر کے عوام نے، ہمارے قبائل نے ان لوگوں نے اپنے تلواروں سے آزاد کیا ہے۔ آج بھی ہمارے دادے پردادوں کی ہڈیوں کے ڈھانچے ادھر پڑے ہیں اور ان کی تلواریں اور ان شہیدوں کا خون ہمیں للکارتا ہے ہمیں پکارتا ہے کہ کیوں آپ کو کیا ہو گیا، کیوں آپ لوگوں نے اپنے دادا پردادا کے تلوار کو زنگ لگایا، اٹھ جاؤ اور کھڑے ہو جاؤ اور اس کشمیریوں کو سبق سکھاؤ کہ کشمیر ہمارا ہے، کشمیر پاکستان ہے، کشمیر پاکستان کا شہ رگ ہے، ہم اس کو کسی بھی حالت وہی وحشی، وہی مودی جو

دہشتگرد ہے، اس کے حوالے کسی بھی حالت ہم نے نہیں کرنا ہے۔ اگر پاکستان نے ایک اشارہ کیا تو ہمیں کشمیر کی راہیں ہمارے اجداد نے دکھائی ہے، ہم گئے نہیں ہیں، ہم ہندوستان نہیں گئے ہیں لیکن ہمارے دادے پردادے جو اس جہاد کے لئے گئے تھے، انہوں نے ہمیں لکھ کے دیا ہے کہ فلاناں جگہ سے فلاناں راستہ جاتا ہے اور فلاناں سے فلاناں راستہ جاتا ہے، ان لوگوں نے تلواروں سے کشمیر کو آزاد کرایا ہے، الحمد للہ آج ٹیکنالوجی ہے ہمارے ساتھ، ہندوستان کے لئے افواج پاکستان کی ضرورت نہیں ہے صرف ہمارا دیر اور صرف ہمارے قبائل اس کے لئے کافی ہے، صرف اور صرف ہمارے وزیراعظم صاحب اعلان کرے، افواج پاکستان اعلان کرے ہم صرف اور صرف کیلئے ہی اس کے لئے کافی ہیں، کیونکہ جو آزاد کشمیر ہے، اس میں بھی ہمارے ہڈیوں کے ڈھانچے ہیں، ہمارے مشران کے ہڈیوں کے ڈھانچے ادھر پڑے ہیں، اس سے تاریخ گواہ ہے دیر کوٹ نامی ایک جگہ ہے-----

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>جناب لیاقت علی خان:</u> جو دیر کے لوگ ادھر پڑے ہیں، ان شاء اللہ جب بھی ضرورت ہو تو ہم پاکستان کے لئے اور کشمیر کی آزادی کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو ویری مچ۔ ملک بادشاہ صالح صاحب۔

<u>ملک بادشاہ صالح:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ ډیره مهربانی، ستاسو شکریه جناب سپیکر صاحب، چې تاسو په یو اهم موضوع باندې ما له د خبرو موقع راکړه. الحمد لله زما نیکه هم ملک خیر محمد خان په کشمیر کښې شهید شوے دے. الحمد لله زمونږ د دیر سره تعلق دے، مونږ ته دا فخر هم حاصل دے، ایس ډی فورټ شهداء دیر هلته فورټ قائم دے، دیر کوټ هم پکښې هلته شته دے، دا مونږ چې د 1948 نه 72 سال مسئله راروانه ده. یو جنگ مونږ حمله کړې ده، نورې حملې په مونږ باندې شوی دی، کومه حمله چې زمونږه مجاهدینو کړې ده په 1948 کښې، هغه ستاسو مخې ته ده چې د آزاد کشمیر په شکل کښې نن مونږ ته یو نعمت الله راکړے دے. جناب سپیکر صاحب، که مونږ سوچ اوکړو، زمونږ د یو داسې خلقو سره مقابله ده، د یو داسې قوم سره زمونږ مقابله ده د مودی غونډې، بهارت داسې یو ملک سره زمونږ مقابله ده چې هغه بغیر د طاقت نه علاوه بل هیڅ شے نه منی، هغه د طاقت د ژبې نه علاوه

بله خبره نه کوی او که تاسو دغه تاریخ اوگورئ، دا تاریخ اسلام اوگورئ نو مونږ ته بغیر د طاقت نه بغیر د تورې نه مونږ ته چا هیڅ شے نه دے راکړے او مونږ د خپل، اوس تقریباً د دیر نه چې څومره مجاهدین تلی وو 95% خلق، هغه شهیدان شوی دی، په دیکښې پانچ فیصد خلق واپس شوی دی، د دې نه پس وزیرستان راغلے دے او دوئ کنټرول اخستې دے، ما د هغوی نه دا هم اؤریدلی دی، د هغه مشرانو نه چې مونږ سرینگر ته ورننوتو، مونږ سرینگر ته ورننوتو او داسې په دغه ورننوتو او کله چې زمونږ مجاهدینو حمله کوله، هغوی دا سوال کړے وو چې الله ته مونږ ته ټینګ کړې او دا ورکړ دی، بیا لکه باران چې راتلو دغسې به را دغه کیدل به خو هغه ټائی مورچه چې ورته وائی او کوم د هغوی په نومونو دی، اوس هغه هغوی قبضه کړی دی۔ جناب سپیکر صاحب، 72 سال نه دا مسئله راروانه ده، زمونږ د خویندو میندو بې عزتیانی کیږی هلته، په ټوله دنیا کښې د مسلمان کیږی خو په هندوستان کښې خصوصی کیږی، زمونږ خلق اقلیت هلته بې عزته کیږی۔ الحمد لله زمونږ ایټمی پروګرام چې چا به وئیل چې "*ہم گھاس کھائیں گے لیکن ایٹم بم بنائیں گے*"، هغه د هندوستان نه ډیر بهتر دے، زمونږ میزائیل ټیکنالوجی چې ده هغه د هندوستان نه ډیره بهتره ده۔ جناب سپیکر صاحب، وخت راغلے دے، اوس که مونږ په قراردادونو او په دې دغه او سوالونو د ټولې دنیا نقشه جوړوؤ او وایو چې دا زمونږ ده، زه به هم پاڅم چې دا غونډ پیښور زما دے خو مونږ له دا څوک نه راکوی، دا په سوال مونږ ته نه ملاویږی۔ اول دې حکومت وقت ته دا درخواست کوم چې دا د د جهاد اعلان اوکړی او بیا د مونږ ورپریږدی، ګورې دا قبائیل هم په اخرینو ډګرو کښې دی، ګورې دا وروستو به په دې پوزیشن کښې هم نه دی یو کال پس، دا چې کوم پوزیشن ته راراوان دے آئنده او که دوئ، دوئ د د جهاد اعلان د اوکړی او د هندوستان په هر ښار د یو ایټم بم استعمال کړی او هر ښار د والوزئ چې هر طرف ته وینی وی او هور،او دا دغه شی چې دنیا ته اوښودلې شی چې یو داسې قوم هم شته، داسې خلق هم شته او که د دې نه اول، غزوه بدر واقعه زمونږ مخې ته نه ده، ولې د طارق بن زیاد هغه واقعه زمونږ مخې ته نه ده، ولې د خلافت عثمانیه بنیاد چې ایښودے کیدو هغه په کومه طریقه ایښودے کیدو، هغه مثال زمونږ مخې ته نه دے۔ نو جناب

سپیکر صاحب، نور په دې خبرو نه کیږی چې مونږ به قرارداد ونه پاس کوؤ، مونږ به خاموشیانې اختیارو، مونږ به سوالونه کوؤ، مونږ په دې یوه خبره کښې اوس ملګری یو اوچې کله اعلان اوشو د جهاد جی، دا تاسو سره مونږ وعده کوؤ ان شاء الله فوج سره به مونږ سنګ په سنګ زه بذات خود بادشاه صالح دا به ورسره سم ورسره وی، الحمد لله نیکه مې په 1948 کښې شهید شوے دے، ورور او اته د تره ځامن مې په افغانستان کښې شهیدان شوی دی سر جی، بس نور صبر مونږ نه نشی کیدې جی، دا مونږ نشو برداشت کولې، نور په هر ښار ئې میزائل وروارتوئ، په هرښار ئې ایټم بم وروارتوئ او په زور ترې دا ملک اخلو او که تاسو مونږ له اجازت راکړو او په لسو ورځو کښې څنګه چې زمونږ مشران وررننوتی وو سرینګر ته، دغسې به مونږه وررننوځو ان شاء الله او دا خپل ملک، دا زمونږ ملک دے، هغوی ورسره اوسه پورې، هندو قوم حکومت نه دے کړې په برصغیر باندې، آتھ سو سال پرې بل راغلے دے، بل راغلے دے او هغوی له موقع راغلې ده، هغه بدل اوس زمونږ نه اخلی هغه تیر شوې بدل او دا مونږ نشو برداشت کولې۔ زه حکومت وقت ته درخواست کوم او د دې ځائې نه خپل مجاهدینو ته هم دا درخواست کوم چې مونږ قرارداد ونه ته پاتې شوی یو، مونږ صرف خبرو ته پاتې شوی یو، مونږ بس خاموشئ ته پاتې شوی یو، راپاځئ یا د حکومت اعلان اوکړی او که حکومت اعلان اونکړو نو داسې (تالیاں) اټیک پرې اوکړئ چې زه به ورسره پخپله ورسره یمه ان شاء الله، زما ورور به ورسره وی، زما د تره ځوئې به ورسره وی چې مونږه دوئ ته اوښایو او دنیا ته به ئې ثابت کړو (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، زه به د دې نه اخوا نور به څه اووایو، بس د جهاد وخت راغلے دے، هغه وخت راغلے دے، موقع راغلې ده او راځئ چې د دې نه فائده واخلو او قسم په خدائې که کله تاسو اعلان اوکړو او لسو ورځو کښې کشمیر، سیاچن، سرکریک ستاسو یو علاقه خو نه ده حیدرآباد دکن ئې زمونږ نه اخستې دے، هغه هم زمونږ په وخت کښې شوے دے، نو جناب سپیکر صاحب! اوس اخرنې وخت دے نور د برداشت نه خبره بهر کیږی یا اعلان اوکړئ او که دا نشئ کولې نو بیا ورته اووایئ چې بس دا مو درته پریښودو، آزاد کشمیر هم ورته پریږدئ، که څه لږ نور څه غواړی هغه هم ورته پریږدئ چې

مونږ دلته په قلاره کښينو او د دې خبرې نه نور خلاص شو۔ ډيره مهربانی او ډيره شکريه جناب سپيکر صاحب۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو بادشاہ صالح صاحب۔آنریبل شفیع اللہ صاحب۔

جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی انسداد رشوت ستانی، شکایات سیل و صوبائی معائنہ ٹیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو سپیکر صاحب، آپ نے اہم Topic پہ بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، 5اگست 2019 کو مودی ہٹلر، مودی ظالم نے ایک صدارتی فرمان کے ذریعے آرٹیکل 370 کا خاتمہ کرکے ایک بہت بڑے دہشتگرد ہونے کا ثبوت دیا اور مقبوضہ کشمیر کو ہندوستان میں شامل کر دیا۔ جناب سپیکر، اسی روز سے لے کر اب تک مقبوضہ کشمیر میں آگ اور خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ جناب سپیکر، 80 لاکھ مسلمانوں کو یرغمال بنایا گیا ہیں جن میں بچے، بڑے اور بوڑھے شامل ہیں۔ جناب سپیکر، مسلسل کرفیو کے باعث بازاریں بند ہیں، ہاسپٹلز بند ہیں، سکولز بند ہیں، کالجز بند ہیں، یونیورسٹیز بند ہیں، ایک بہت بڑا المیہ ہے اور سب سے جو بڑا المیہ ہے، وہاں خواتین کی عصمت دریاں ہو رہی ہیں جناب سپیکر، لیکن حیرانگی کی بات ہے کہ دنیا خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے، United Nations اور سلامتی کونسل کیوں اپنے قراردادوں کو اپنی شکل نہیں پہنا رہی ہیں۔ جناب سپیکر، میں ٹائم نہیں لینا چاہتا ہوں لیکن میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ دیر کے لوگوں نے 1947 میں ثابت کر دیا ہے کہ ہماری رگوں میں شہیدوں کا خون پھر رہا ہے۔ ہمارے بزرگوں کے ڈھانچے ادھر ہی پڑے ہیں، وہاں اب بھی ہمارے گاؤں کے نام سے، ہمارے دیر کے نام کا دیر نامی گاؤں ہے۔ جناب سپیکر، اگر موقع ملا تو خون کے آخری قطرے تک ہم لڑتے رہیں گے۔ جناب سپیکر، کل پاکستان نے جو نیا نقشہ بنایا ہے، یہ منزل کی جانب ایک روانگی ہے، ایک بہت بڑا اقدام ہے، اس پر میں اپنے قائد جناب عمران خان اور پاکستانیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ تھینک یو سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو شفیع اللہ صاحب۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں زیادہ Repetition نہیں کروں گی، سب ممبران نے جن جذبات کا اظہار کیا اور جس کے لئے آپ نے آج سپیشل یہ اجلاس بلایا ہے، کشمیر تو 70 سال سے زیادہ ہو گیا ہے جن مشکلات اور تکالیف سے پیروکار ہے لیکن ایک سال پہلے 5

اگست 2019 کو مودی سرکار نے جو 370 اور 35A کا خاتمہ کر کے ان پر ظلم کی انتہاء کر دی ہے۔ ان کی آئینی حیثیت کو تبدیل کر دیا گیا ہے اور مسلمان اکثریت کو اقلیت میں بدلنے کے لئے ان کی راہ ہموار کی گئی ہے۔ جناب! ہم اس طرف، مذمتی قرارداد بھی ہم نے جمع کرائی ہے جب یہ آرٹیکل ختم ہوئے تو جوائنٹ سیشن بلایا گیا جس کے ذریعے یہ پیغام جانا چاہیئے تھا کہ یہ آرٹیکل 370 اور 35A کے خاتمے پہ مذمتی قرارداد وہاں سے جانی چاہیئے تھی لیکن افسوس ہے کہ وہاں پر اعلانیہ سے ہی وہ الفاظ حذف کر دیئے گئے، آج بھی میں نے اور نعیمہ صاحبہ نے ایک قرارداد جمع کرائی ہے اور اس میں ہم نے 370 اور 35A کا ذکر کیا ہے لیکن ہم حکومت سے یہ التجاء کرتے ہیں کہ ابھی جو قرارداد وہ جمع کرانا، پیش کریں گے تو اس میں ان الفاظ کو ضرور شامل کریں کیونکہ یہ اجلاس اسی لئے بلایا گیا ہے کہ ایک سال پہلے جو کیا گیا ہے ہم اس پہ بات کریں، ہم صرف برائے نام تقریریں کرنے کے لئے نہیں آئے بلکہ اس مذمت کے لئے یہاں پر آئے ہیں اور میری درخواست ہے کہ یہ 370 اور 35A کے الفاظ اس میں شامل ہونے چاہیئے۔ کشمیر جب 1947 کو پاکستان بنا تو ہمارے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوشش کریں مختصر رکھیں تاکہ اور لوگ بھی بات کر سکیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی مختصراً، بیس ہزار ہمارے قبائلیوں نے دو مہینے اور دس دن کے بعد کشمیر کا 38 فیصد حصہ اپنے نام کر لیا تو اب بھی پاکستان میں یہ جذبہ مسلمانوں میں موجود ہے لیکن جب تک ہماری خارجہ پالیسی اور ہماری معیشت Strong نہیں ہو گی تو ہم Strong decision کبھی بھی نہیں کر سکتے، ہمیں اس سلسلے میں Strong decision کی طرف جانا چاہیئے، اپنی معیشت کو بہتر کرنا چاہیئے، Strong خارجہ پالیسی پہ جانا چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: صرف تقریروں پہ کام نہیں چلے گا اور نہ ہی کشمیر ہائی وے کا نام بدل کر سرینگر رکھ لینے سے کشمیر فتح ہو جائے گا اور نہ ہی نقشے میں اس کا کام چلے گا کیونکہ سب جانتے ہیں اگر ہم اپنے ہمسائے کا نقشہ اپنے نام کرنا چاہیں، اس کے ساتھ شامل کریں تو وہ ہمارا گھر نہیں بن جاتا، تو صرف کشمیر کے ایشو پہ صرف یہ دکھانے کے لئے ہم اظہار یکجہتی کے لئے تو آئے ہیں لیکن آرٹیکل 370 اور 35A کے الفاظ اس میں شامل ضرور ہونے چاہئیں۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: نقشے میں ہم نے اپنا Claim تو Show کر دیا دنیا کو کہ ہم یہاں تک ہیں۔ انور زیب خان صاحب، شارٹ شارٹ پلیز تاکہ اور لوگوں کو بھی کچھ موقع مل جائے۔

جناب انور زیب خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

ے یاران جہاں کہتے ہیں کشمیر ہے جنت
یاران جہاں کہتے ہیں کشمیر ہے جنت
جنت کسی کافر کو ملی ہے نہ ملے گی

کشمیر پاکستان کا شہ رگ ہے اور یہ ایک حقیقت ہے اس کے بغیر پاکستان کا نام، نہ نقشہ مکمل ہے۔ یوں بھارت میں بہت سی مسلم اکثریتی علاقے ہیں لیکن کشمیر کا مسئلہ مختلف یوں ہے کہ قدرتی طور پر پاکستان کا حصہ ہے اور پاکستان کے ساتھ متصل ہے، پاکستان کے بیشتر دریا کشمیر سے نکلتے ہیں یعنی ان کی ذرائع کشمیر میں ہیں یوں پاکستان کے رگوں میں دوڑتا لہوں کشمیر سے آتا ہے۔ دوسری طرف کشمیر کے لئے، کشمیر کے لئے اتنا ہی اہم ہے ایک تو مذہبی رشتہ اور دوسرا ہندوستان جیسے پڑوسی کے موجودگی میں اس کی تحفظ کی ضمانت اسی میں ہے کہ وہ پاکستان کا حصہ بنے۔ پاکستان اور کشمیری عوام کبھی ایک دوسرے کو الگ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بھارت جب سے کشمیر میں ظلم کر رہا ہے، اس پر پاکستانی عوام ہمیشہ دکھ، غم اور غصے کا شکار بھی ہوتے ہیں۔ کشمیر اور پاکستان ایک جسم کے دو حصے ہیں جب جسم کے ایک حصے پر درد ہوتا ہے تو پورے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے یہ ایک حقیقت ہے کہ کشمیر پاکستان کا حصہ تھا اور رہے گا ان شاء اللہ۔ دوسری طرف عالمی دنیا مسئلہ کشمیر کے حوالے سے کردار انتہائی مایوس کن ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو امن کا علمبردار ٹھہراتے ہیں لیکن بد-----

Mr. Speaker: Paper reading is not allowed in the House.

جناب انور زیب خان: One minute Sir لیکن بد قسمتی سے آج تک وہ کشمیر میں بھارت دہشتگردی سے آنکھیں چرا رہے ہیں-----

Mr. Speaker: Paper reading is not allowed.

آپ پیپر نہیں پڑھ سکتے زبانی بات کر سکتے ہیں، پوائنٹس لے سکتے ہیں اپنے پاس۔

جناب انور زیب خان: ٹھیک ہے سر، لیکن ہم بھارت کے مذموم عزائم سے دنیا سے پردہ اٹھاتے رہیں گے اور ان کا مکروہ چہرہ دنیا کے سامنے بے نقاب کریں گے۔ میں اپنے لیڈر عمران خان کو پوری قوم کی طرف سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جو وعدہ کیا تھا اپنے قوم کے ساتھ کہ میں کشمیر کا سفیر

بنوں گا اور انہوں نے کشمیر کی جو نمائندگی کی اور پوری دنیا پہ واضح کیا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کشمیر کو پاکستان کے نقشے میں شامل کیا ہے، ان شاء اللہ کشمیر پاکستان کا حصہ تھا ہے اور رہے گا ان شاء اللہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>جناب انور زیب خان</u>: اور اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ کھڑے تھے، کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے۔ بہت شکریہ سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو ویری مچ۔ وقار احمد، ایم پی اے صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه خو انتهائی ستاسو مشکور یم چې تاسو ما له موقع را کړه۔ زه ډیر ټائم نه اخلمه، ټولو Colleagues مفصل خبرې او کړې جناب سپیکر صاحب، خو یوه خبره کوم د کشمیر استحصال چې دے دا د اوس نه نه دے، دا د یوکال نه نه دے، دا د 47/48 نه دے او زه فخر کوم جې چې د داسې خاورې سره زما تعلق دے د پختونخوا سره او بیا هم فخر کوم چې زما والد صاحب هلته تلے وو او هلته ئې جنګ کړے وو او هلته په هغه ځائې کښې، په هغې کښې غازی شوے وو، زه د داسې کورنئی سره هم تعلق ساتمه خو زه یو دوه درې ساده خبرې کوم جناب سپیکر صاحب، هغه دا چې بدقسمتی زمونږه دا ده چې په اقوام متحده باندې د داسې ملکونو قبضه ده چې د هغوی د مفادو خبره راځی نو شپه په شپه راځی او په ملکونو باندې حملې کیږی خو د 48-1947 نه قراردادونه پاس کیږی او وائی هره خبره چې زمونږه خبره راشی نو وائی دا په افهام و تفهیم باندې حل کړئ۔ نو زه خپل حکومت وقت ته دا درخواست کومه چې زمونږ سره مسلمان ملکونو هم په یو پیج نه دی۔ پکار ده چې زمونږسره مسلم ملکونه هم په یو پیج شی او کوم ځائې کښې ظلم کیږی په انسانیت باندې، یواځې په مسلمان باندې نه، چې د هغې خلاف مونږه متحد شو او یو آواز شو۔ ستاسو شکریه ادا کوم چې تاسو موقع راکړه او ان شاء الله مونږ د کشمیر سره وو او کشمیر سره یو او کشمیر سره به ولاړ یو جی۔ ډیره مهربانی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you Waqar Khan Sahib. Last speaker before Law Minister Muhammad Salam Afridi Sahib. Is he around?

(Interruption)

جناب سپیکر: No، عبدالسلام صاحب، آفریدی لکھا ہوا ہے یہاں پہ، عبدالسلام صاحب، یہ آفریدی کس نے لکھ دیا ہے، آفریدی ہے؟

محمد عبدالسلام: عبدالسلام آفریدی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

محمد عبدالسلام: عبدالسلام آفریدی، شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، نن په دې ورځ باندې 5 اګست یوم استحصال کشمیر په موضوع باندې دا اجلاس راغوښتل ډیره زیات مشکور یو مونږ ستاسو۔ سپیکر صاحب، کشمیر د پاکستان شه رګ دے، د قائد اعظم صاحب دا قول وو چې د پاکستان نقشه بغیر د کشمیر نه مکمل کیدې نشی او نن عمران خان د پاکستان نقشه چې کومه پیش کړله، د قائداعظم د هغې قول هغه بالکل وضاحت اوکړو چې کشمیر نه بغیر پاکستان کمپلیټ کیږی نه۔ سپیکر صاحب، کشمیر سره زمونږ رشته د کلمې رشته ده، د مسلمانئ رشته ده ورسره، کشمیر کښې چې کوم ظلم بربریت کیږی بحیثیت مسلمان پاکستان نه چې ټولې دنیا مسلمانانو له دا محسوس کول پکار دی-----

جناب سپیکر: جی سلام صاحب۔

محمد عبدالسلام: د رسول ﷺ حدیث شریف دے چې ټول مسلمانان د یو وجود په مانند دی چې د وجود په یوې حصې باندې تکلیف وی ټول وجود ته هغه تکلیف محسوس کول پکار دی۔ په نننې تاریخ باندې یو کال مخکښې مودی په کشمیر کښې کوم د ظلم انتها کړې وه او یو نام نهاد کرفیو ئې نافذ کړې ده، 80 لاکھ مسلمان، زنانه، نارینه هلته کښې قید کړی دی په خپلو کورنو کښې، د ظلم یو انتها ده او په دې ظلم باندې UN او نام نهاد د انسانی حقوق تنظیمونو بالکل خاموشی اختیار کړې ده۔ سپیکر صاحب، د دې ځائې نه نن، د دې اسمبلی نه مونږ ته د کشمیر باره کښې مونږ ته قرارداد منظور کول پکار دی۔ RSS د انډیا د غنډه تنظیم دے، دهشتګرد تنظیم دے، RSS یو دهشتګر د تنظیم په باره کښې د دې ځائې نه قرارداد منظور کول پکار دی چې هغه یو غنډه ګرد، دهشتګرد تنظیم د UNO د طرف نه قرار شی۔ په دې باره کښې UNO ته د دې ځائې نه یو

قرارداد پیش کول پکار دی زمونږه د دې اسمبلۍ نه۔ سپیکر صاحب، کشمیر د پاکستان حصه ده او د پاکستان حصه به وی ان شاء اللّٰہ۔ د کشمیر د آزادئ د پاره چې څه قسم قربانی راځی مونږ به هغه قربانی ورکوؤ۔ پاکستان په دې 73 ساله تاریخ د پاکستان ټولو حکومتونو د کشمیر سره به دا وعدې کولې چې مونږه تاسو سره یو، نام نهاد صرف وعدې ورسره کولې۔ په لکهونو په زرګونو کشمیریان ځوانان شهیدان شول پکښې، په زرګونو د خویندو عزتونه نیلام شول پکښې، په زرګونو مسلمانان کشمیریان هلته معذوره شول او دلته نه صرف زبانی جمع خرچ باندې ورسره وعدې کیدې چې مونږ ستاسو سره یو، صرف موجوده حکومت د کشمیر آواز د دنیا په هر فورم باندې موثر انداز کښې پیش کړے دے ان شاء اللّٰہ او ان شاء اللّٰہ د عمران خان په قیادت کښې به کشمیر آزادیږی-----

Mr. Speaker: Nighat Bibi! Please House in order, please.

محمد عبدالسلام: ان شاء اللّٰہ کشمیر به ډیر زر د پاکستان حصه جوړیږی۔ عمران خان زنده آباد پاکستان پائنده آباد۔ والسلام۔

جناب سپیکر: تھینک یو حمیرا خاتون صاحبہ رہ گئی ہے وہ بھی اپنا مؤقف بیان کر لیں۔ جماعت اسلامی کا کوئی بندہ نہیں بول سکا۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی اور تمام حکومت کے اس اقدام کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ بھارت کے اندر، وہاں بھارت نے کشمیر کے اندر جو کچھ کیا ہیں، وہ بالکل واضح ہیں اور اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ میں یہاں پر کچھ تجاوز پیش کرنا چاہتی ہوں کہ جس پر عملدرآمد ہونا چاہیئے۔ میرا یہ خیال ہے کہ اب جناب سپیکر صاحب، وعدوں اور دعوؤں کا وقت ختم ہو چکا ہے اور مرکزی حکومت کو تمام پارٹیوں کی مرکزی قیادت کو بلا کر اس کے لئے ایک بہترین ایکشن پلان تیار کرنا چاہیئے اور وہ ہماری حکومت اور مرکزی حکومت کی طرف سے اس کا پیغام جانا چاہیئے اور ہمیں یہاں سے آج یہ تہیہ کر کے اٹھنا چاہیئے کہ ہمارے گھروں کے اندر اور ہمارے محلوں اور صوبے کے اندر اور ملک کے اندر بھارت کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنا چاہیئے، ان کے ساتھ معاشی بائیکاٹ اور ثقافتی بائیکاٹ ہونا چاہیئے، ان کے ڈرامے اور ان کی فلموں پر پابندی لگنی چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، اب یہ وقت ختم ہو چکا ہے، ہمیں پیاز ٹماٹر کی سیاست سے نکل کر اس طرح کے فیصلے کرنے چاہیئے کہ جو کشمیر کے عوام اور ان کی جو عوام ہیں اور

ان کے جو خواتین اور بچے اور بوڑھے پاکستان کی طرف نظریں ان کی لگی ہوئی ہیں۔ لہذا جماعت اسلامی کا یہ مؤقف ہے کہ کشمیر کا حل سوائے جہاد کے کوئی نہیں ہے، ہمیں جہاد فی سبیل اللہ کا راستہ اپنانا ہو گا، ہمیں جہاد فی سبیل اللہ کی طرف جانا ہو گا اور جہاد کے نام کو جہاد کے ساتھ اس کی پہچان بنانی ہو گی۔ جن لوگوں نے جہاد کے نام کو دہشتگردی کا نام دیا ہے، ان لوگوں کو یہ بتانا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہاد کا حکم کیوں دیا ہے؟ میں اپنی بات کو اس شعر کے ساتھ ختم کرتی ہوں:

کہ جس خاک کے خمیر میں بھی ہے آتش چنار

ممکن نہیں کہ سرد ہو وہ خاک ارجمند

لہذا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کشمیر بنے گا پاکستان۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو آنریبل لاء منسٹر، جناب سلطان محمد خان صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر، میں سب سے پہلے ضرور اس بات کو Recognize بھی کروں گا اور آپ کو بھی میں خراج تحسن پیش کرتا ہوں چیئر کو، کہ آج یہ سپیشل سیشن آف دی پراونشل اسمبلی آپ نے Summon کیا اور میرے خیال میں آج بحیثیت پاکستانی ہمارے دل کے نزدیک سب سے جو اہم اور سب سے قریبی اور ہمارے لئے سب سے عزیز جو ایک ایشو ہے تو وہ مقبوضہ کشمیر کا ایشو ہے اور ضرور اس بات کی میں تعریف بھی کروں گا اور خراج تحسین بھی پیش کروں گا کہ آپ نے Initiative لیا، ٹریژری بنچز سے ممبرز اور اپوزیشن بنچز سے ممبرز نے اس کی تائید کی اور آج ہم سب اس سپیشل سیشن آف پارلیمنٹ، ایک سپیشل سیشن آف دی اسمبلی میں آج موجود ہیں۔ جناب سپیکر، آج ہم یوم استحصال کشمیر منا رہے ہیں اور ایک سال ہو گیا ہے۔ 5 اگست 2019 کو جب بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر کے اندر کرفیو نافذ کیا، لاک ڈاؤن لگایا اور اس کے بعد جو مظالم اس پورے سال میں ڈھائے گئے تو کشمیر کی تاریخ میں بہت مظالم ڈھائے گئے ہیں لیکن اس ایک سال میں جو مظالم ڈھائے گئے ہیں جناب سپیکر، میرے خیال میں دنیا میں کوئی بھی ذی شعور انسان، کوئی بھی باشعور قوم اس کو Ignore بھی نہیں کر سکتا اور نہ اس جیسے حرکات کو ہم پس پشت ڈال سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، کشمیر کی دھرتی اگر آپ دیکھ لیں تو ایک جنت نظیر دھرتی ہے، ایک خوبصورت دھرتی ہے، ایک خوبصورت علاقہ ہے لیکن تاریخ کے پس منظر میں اگر آپ اس کو دیکھ لیں تو ہمیشہ سے یہاں پر Tragedy ہوتی رہی ہے کہ کشمیر اور جموں کشمیر کے لوگوں کے اوپر بڑے مظالم ہوئے ہیں تاریخی طور پہ اور بڑی سختیاں انہوں جھیلی ہیں۔ جتنا ان کا علاقہ

خوبصورت ہے، ایک جنت نظیر ٹکڑا ہے اس دنیا کے اوپر، اتنا ہی ان کے اوپر مظالم ہوئے ہیں لیکن جناب سپیکر، آج 5 اگست کے دن جب ہم یوم استحصال کشمیر منا رہے ہیں تو ہمیں اس تاریخی پس منظر کو بھی دیکھنا پڑے گا اور پھر ہمیں تھوڑا سا جلدی جلدی کچھ Facts ہم نے اپنے سامنے بھی رکھنے ہیں، دنیا کے سامنے بھی رکھنے ہیں اور ان کو یاد بھی کرنا ہے کہ یہ کشمیر کا مسئلہ کس طرح اس نے جنم لیا۔ جناب سپیکر، جب برصغیر پاک و ہند کی Partition ہو رہی تھی اور انگریز سامراج یہاں سے واپس جا رہا تھا تو اس وقت اس نے جنم لیا اور اس وقت بھی کشمیر کے جو رہنے والے ہیں، ان کا فیصلہ بالکل کلیئر تھا۔ کشمیر کے Tragedy باشندوں کا فیصلہ بالکل کلیئر تھا اور وہ فیصلہ پاکستان کے حق میں تھا لیکن وہاں پر جو ایک ظالم حکمران اس وقت تھا، اس نے کشمیریوں کے سر کے اوپر سودا کر کے ایک ناجائز طریقے سے، ایک غیر قانونی طریقے سے ایک اعلان کیا اور کشمیر کے لئے یہ اعلان کر دیا کہ وہ ہم نے بھارت کے حوالے کر دیا ہے۔ جس طرح یہاں پر آنریبل ممبرز نے تقاریر کیں کہ کس طرح ہمارے لوگ ایک جہاد کی شکل میں خواہ وہ قبائلی علاقوں سے ہوں خواہ ہمارے ان اضلاع سے ہوں، وہ جہاد کی شکل میں گئے اور آج ہم جسے آزاد کشمیر کہتے ہیں تو یہ بھی پاکستانی قوم کی محبت، پاکستانی قوم کی بہادری اور کشمیری عوام کی امنگوں کا نتیجہ ہے کہ اس وقت یہ جو ٹکڑا ہم نے آزاد کروایا تھا آج یہ آزاد کشمیر کہلاتا ہے لیکن ابھی ہمارا مقصد پورا نہیں ہوا جناب سپیکر، اور ہمارا مقصد ادھورا رہ گیا ہے اور ہم اپنے اس مقصد کو نہ بھولنے والے ہیں نہ ہم اس کے اوپر کسی قسم کی Compromise کرنا چاہتے ہیں نہ کرنے والے ہیں۔ جناب سپیکر، میں فلور آف دی ہاؤس سے، چونکہ دنیا آج آپ کے بلائے ہوئے اس سپیشل سیشن کو دیکھ رہی ہے، اس فلور آف دی ہاؤس پہ میں یہ ضرور کہوں گا، انڈیا کو میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ اس ایشو کو لے کر گئے اقوام متحدہ میں۔ وہ انڈیا کا ایک پرائم منسٹر تھا جواہر لال نہرو جو اس ایشو کو لے کر گیا United Notions میں اور جب United Nations میں، جب اقوام متحدہ میں اس کے اوپر بحث ہوئی اور اس کے اوپر قراردادیں آئیں تو وہ قراردادیں جو انڈیا ایک ایشو لے کر گیا تھا اقوام متحدہ میں، وہ قراردادیں بڑی کلیئر ہیں، وہ Unanimous resolutions ہیں اور ان ریزولیوشنز میں سب سے بڑا عنصر یہ ہے کہ کشمیریوں کو ان کا حق حق خودارادیت دے دیا جائے۔ ہم کوئی انہونی بات نہیں کر رہے ہیں، ہم ہوا میں کوئی بات نہیں کر رہے ہیں۔ پاکستان اگر اپنا کیس لڑ رہا ہے کشمیریوں کے لئے تو وہ کوئی غیر قانونی بات نہیں کہہ رہا ہے، یہی بھارت اس کیس کو وہاں پر لے کر گیا اور اسی اقوام متحدہ نے یہ فیصلہ کیا کہ حق خودارادیت کشمیریوں کو Plebiscite کے ذریعے دے دیا

ہے۔ ہم یہ ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ اقوام متحدہ کے ان ریزولیوشنز کی پاسداری کی جائے۔ اب ایک سال پہلے جناب سپیکر، کیا ہوا، بھارت میں جو کچھ چل رہا ہے وہ صرف یہ اقدام نہیں ہے، یہ اقدامات کا ایک سلسلہ ہے جو آج مودی سرکار وہاں پر جو برسراقتدار ہے، وہ اس سوچ کی عکاسی ہے۔ جناب سپیکر، ایک رجسٹر بنایا گیا اور اس رجسٹر میں یہ کہا گیا کہ اس رجسٹر میں جو لوگ ہیں تو وہ انڈیا کے شہری ہیں لیکن اس رجسٹر میں جو نہیں ہیں تو وہ انڈیا کے شہری نہیں ہیں۔ اس کے بعد جناب سپیکر، ایک کالا قانون بنایا گیا اور اس میں صرف مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا کہ کوئی بھی شخص آ کے وہاں پر شہریت لے سکتا ہے لیکن مسلمان آ کے وہاں پر شہریت نہیں لے سکتا ہے۔ جناب سپیکر، بابری مسجد کیس میں کیا ہوا اور یہ اس پوری سوسائٹی کی عکاسی کرتا ہے جو آج بھارت میں، آج انڈیا میں جو موجود ہے کہ بھارتی سپریم کورٹ تک وہ کیس گیا اور وہاں پر بھی انہوں نے اسی سوچ کی عکاسی کی جو مودی سرکار جن Policies کے اوپر وہ چل رہے ہیں۔ جناب سپیکر، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک سیریز آف فیصلے ہیں، ایک Series of events ہیں، یہ ایک پالیسی ہے جو مودی سرکار نے بنائی ہوئی ہے اور ان کی ایک سوچ ہے جو انڈیا کو ایک اس کے اندر جو اقلیتی رہتی ہیں، اس کے اندر جو قومیتیں رہتی ہیں، ان کو دبانا، ان کی شناخت کو ختم کرنا اور انڈیا کے اندر ایسے علاقے جو مسلم میجارٹی ہیں جیسا کہ مقبوضہ کشمیر ہے، ان کی Demography کو چینج کروانا، یہ ایک سوچی سمجھی پالیسی ہے آج کی انڈین گورنمنٹ کی۔ جناب سپیکر، میں ضرور یہ یہاں پر ذکر کرنا چاہوں گا کہ کشمیر کا ایشو تو پاکستان کے لئے ہے اہم اور میں یہ بھی خوشی سے کہہ سکتا ہوں کہ آج اگر اپوزیشن بنچز پہ لوگ بیٹھے ہیں اور خواہ وہ ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہوئے ہیں، تمام پارٹیاں یہ ہمارا قومی ایشو ہے، اس کے اوپر ہم متحد ہیں، اس کے اوپر ہم متفق ہیں اور اس ہاؤس سے آج شکر الحمد للہ اس ہاؤس سے نہیں بلکہ پاکستان کے ہر ایک جمہوری ہاؤس سے یہی آواز آج اٹھی ہے کہ اس ایشو کے اوپر پوری قوم متفق ہے لیکن میں فخر کرتا ہوں کہ یہ ایشو جو سن 47 سے چلا آ رہا ہے اور کچھ عرصے کے لئے یہ بین الاقوامی فورمز میں اس طرح سے زندہ نہیں تھا یہ ایشو جس طرح سے ہونا چاہیئے تھا لیکن وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب نے جس طرح یہ زیادتیاں شروع ہوئیں اور اس کے بعد انٹرنیشنل فورمز میں جا کے پرائم منسٹر نے جس طرح وکالت کی اس ایشو کے اوپر اور جناب سپیکر، بہت سالوں کے بعد United Nations کے سیکورٹی کونسل کی Closed-door meeting میں یہ ایشو ایجنڈے کے اوپر آیا اور اس کے اوپر بحث ہوئی۔ اس کے بعد جناب سپیکر، پرائم منسٹر صاحب نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں جو تقریر کی، وہ ایک تاریخی دن تھا، وہ

ایک تاریخی تقریر تھی اور اقوام متحدہ کے اندر تو لوگ اس کو سن رہے تھے، ٹی وی سکرینز کے اوپر پوری دنیا کے لوگ اس کو سن رہے تھے لیکن اس دن اقوام متحدہ کے بلڈنگ کے باہر جتنے لوگ اکٹھے ہوئے تھے، میرے خیال میں تاریخ میں اس طرح کبھی نہیں ہوا تھا کہ وزیراعظم پاکستان جائیں اور اتنے لوگ وہاں پر اکٹھے ہو کر وہ تقریر سنیں۔ آج یہ ایشو زندہ ہے اور اس ایشو کو ہر پاکستانی کا یہ فرض ہے کہ وہ اس ایشو کے اوپر بات کرے اور اس ایشو کے اوپر مؤقف پیش کرے۔ جناب سپیکر، مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کے بارے میں دنیا کو سوچنا پڑے گا۔ آج وہاں پر بچے، آج وہاں پر بوڑھے اور آج وہاں پر جوان زیر حراست ہیں۔ ظالم مقبوضہ بھارتی افواج نے یا تو ان کو Arrest کر دیا ہے یا ان کو ٹارچر کر رہے ہیں یا ان کو اپنے گھروں کے اندر محصور کر دیا ہیں۔ دوائیاں ان کو نہیں مل رہی ہیں، ہسپتال کی سہولت ان کو میسر نہیں ہے، سکولز ان کے بند ہیں اور جناب سپیکر، جب Covid-19 کا یہ Crisis آیا دنیا کے اندر اور جب پوری دنیا میں لوگ اپنے گھروں میں محصور ہو گئے تو تھوڑا بہت اندازہ میرے خیال میں ہوا ہو گا کہ جو کشمیر میں ہو رہا تھا، جب اپنے گھر کے اندر آپ اپنی مرضی سے بیٹھے ہوں تب آپ اتنا برداشت نہیں کر سکتے ہیں اور جب آپ کو ایک قابض فوج آپ کو زور اور آپ کو تلوار کے زور کے اوپر اپنے گھروں میں محصور کر دے، آپ کے بچوں کو لے جائے، آپ کو ٹارچر کرے، آپ کے حقوق کو سلب کرے میرے خیال میں جناب سپیکر، دنیا کو سوچنا چاہیئے اس کے اوپر۔ جناب سپیکر، آج مقبوضہ کشمیر میں کسی کو اجازت نہیں ہے اندر جانے کی حتیٰ کہ بھارتی سیاستدان جو وہاں پر جانا چاہتے ہیں، ان کو بھی روکا جاتا ہے اور پھر بھارت کہتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہے یہاں پر۔ اگر سب کچھ ٹھیک ہے تو چلیں امریکیوں کو تو آپ سینیٹرز کو نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ چلیں آپ پاکستان سے لوگوں کو تو وہاں پر جانے نہیں دے رہے ہیں، آپ انٹرنیشنل جرنلسٹس کو جانے نہیں دے رہے ہیں تو آپ کم از کم یہ اپنے جو انڈین جرنلسٹس ہیں، جو آپ کے انڈین پولیٹیکل رہنماء ہیں، ان کو آپ اندر کیوں جانے نہیں دے رہے ہیں؟ اور سابقہ وزرائے اعلیٰ جو وہاں پر رہ چکے ہیں ان کو قید کیا ہوا ہے۔ جناب سپیکر، یہ ایک ایسا موقع ہے کہ میرے خیال میں انڈین حکومت اس بات کو Realize نہیں کر رہی ہے لیکن ان کے ملک کے اندر اتنی دراڑیں پیدا ہو گئی ہیں اس فیصلے کی وجہ سے اور وہاں پر جتنی قومیتیں رہتی ہیں، ان کے اندر اتنی دراڑیں پیدا ہو گئی ہیں کہ مجھے، میں آپ کو اپنے دل کی بات بتاتا ہوں جناب سپیکر، مجھے تو اس طرح لگ رہا ہے کہ ان کی سوسائٹی کے اندر، ان کے States کے اندر، ان کی مختلف قومیتوں کے اندر اتنی دراڑیں پیدا ہو گئی ہیں کہ مجھے تو آگے جا کر انڈیا کا Breakup نظر آ رہا ہے اس فیصلے

کی وجہ سے جو مقبوضہ کشمیر میں انہوں نے جو یہ حرکات کی ہیں۔ تو جناب سپیکر، آج میں بڑے فخر سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج ہمارے تمام ممبرز نے جس طرح بات کی ہے، جس طرح اپنا مؤقف پیش کیا ہے، میں ان سب ممبران کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس طریقے سے، خاصکر ہمارے جو Religious minorities ہمارے جو ممبرز ہیں، جو یہاں پر Represent کرتے ہیں، ہمارے اپوزیشن ممبرز اور ہمارے گورنمنٹ ممبرز نے جس طریقے سے آج کشمیر کے کیس کو اجاگر کیا ہے اور جس طریقے سے آپ نے ہم سب کو اکٹھا کر کے اس august House میں سپیشل سیشن جو آج ہمارا دیگر کوئی بزنس بھی نہیں ہے، ہم کشمیر کے ایشو کے اوپر یہاں اکٹھے ہوئے ہیں تو یہ ایک آواز آج اس ہاؤس سے میرے خیال میں اٹھی ہے اور اس آواز میں برکت بھی ہے کیونکہ یہ ایک متفقہ آواز ہے اور ان شاء اللہ پورے ملک میں بھی یہ آواز گونجے گی اور یہ آواز ان شاء اللہ پوری دنیا میں، بین الاقوامی سطح پر بھی گونجے گی اور یہ ایک Sustained effort ہو گی، بین الاقوامی سطح کے اوپر Diplomatic effort ہماری ہو گی ان شاء اللہ کہ جو بین الاقوامی قوانین ہیں، جو اقوام متحدہ کے ریزولیوشنز ہیں، ان کے تحت کشمیر کے لوگوں کو ان کا حق خود ارادیت دے دیا جائے۔ اس کے بعد جناب سپیکر، میں ضرور یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ایک ریزولیوشن جو ہم نے متفقہ طور پر تیار کی ہے اور اس کے اوپر دستخط بھی ہیں سب کے، تو میں یہ بھی آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ اگر دیگر تقاریر ابھی نہیں ہیں اور اگر وہ ریزولیوشن بھی ہم ہاؤس میں پیش کر کے پاس کروا دیں۔ یہ بھی اور جناب سپیکر، ایک رائے اور بھی تھی میری، ایک ممبر نے Propose بھی کیا تھا، آپ کے بھی علم میں ہے کہ اگر آپ کی سربراہی میں یہاں پر ایک کمیٹی بن جائے، آپ اس کو ہیڈ کریں جناب سپیکر، اور اپوزیشن اور گورنمنٹ ممبرز کی اس میں نمائندگی ہو اور تمام پارلیمانی پارٹیوں کی اس میں نمائندگی ہو اور Specific ہم صرف کشمیر کے ایشو کے اوپر وہ کمیٹی بنائیں تاکہ ہم اپنے دائرہ کار میں، ہماری اپنی جو Jurisdiction ہے، اس دائرہ کار کے اندر ہم جتنا بھی کر سکتے ہیں، جس طرح بھی اس ایشو کو اجاگر کر سکتے ہیں اور جس طرح سے بھی ہم اپنے کشمیری بھائی بہنوں کے ایشو کو ہم اٹھا سکتے ہیں اور ان کے زخموں پر مرہم پٹی رکھ سکتے ہیں اور ان کے حقوق کے لئے ہم جس طرح لڑ سکتے ہیں۔ میرے خیال میں سر، یہ ایک Suggetion ہے اگر آپ اس کے ساتھ Agree کرتے ہیں تو Kindly یہ بھی سر، کر دیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ یہ اچھی تجویز تھی جو ابھی لاء منسٹر صاحب نے پیش کی، نگہت اورکزئی صاحبہ نے بھی یہ پیش کی تھی۔ تو میں ایک اسمبلی کی کشمیر کمیٹی بنانے کا اعلان کرتا ہوں اور جلد اس کے ممبرز دونوں

اطراف سے ہم لے لیں گے تاکہ وہ گاہے بگاہے اس ایشو کے اوپر بات کریں اور مثبت تجاویز لے کر آئیں جو آگے گورنمنٹ کو، فیڈرل گورنمنٹ کو یا بین الاقوامی دنیا کو ہم فارورڈ کر سکیں۔ اب ایک منٹ کی خاموشی ہم نے اختیار کرنی ہے اور اس کے بعد ریزولیوشن کا وقت آئے گا۔ تو میری گزارش ہے کہ ایک منٹ کی خاموشی آپ اختیار کریں۔

(اس مرحلہ پر کشمیری عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ آنریبل لاء منسٹر سلطان محمد خان صاحب، پلیز ریزولیوشن لے آئیں، پڑھیں۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! یہ ریزولیوشن ہے اور اس پر میرے دستخط ہیں، نگہت اورکزئی، آنریبل ممبر کے دستخط ہیں، منسٹر فنانس تیمور سلیم جھگڑا صاحب کے دستخط ہیں، منسٹر سوشل ویلفیئر ہشام انعام اللہ صاحب کے دستخط ہیں، ایم پی اے روی کمار صاحب کے دستخط ہیں، شفیق شیر آفریدی صاحب، سردار رنجیت سنگھ صاحب، بلاول آفریدی صاحب، خوشدل خان صاحب اے این پی سے، خوشدل خان صاحب اصل میں سر، ہمارا یہ تھا کہ ایک یہاں سے میں Readout کروں اور پھر اپوزیشن سے خوشدل خان صاحب Readout کریں۔ شاہ محمد صاحب، منسٹر صاحب کے دستخط ہیں، منور خان مروت صاحب جے یو آئی ایف سے، شگفتہ ملک صاحبہ کے دستخط ہیں، قلندر خان لودھی صاحب کے دستخط ہیں اور حمیرا خاتون صاحبہ کے دستخط ہیں۔ شگفتہ ملک میں نے کہہ دیا ہے جی۔ نعیمہ کشور صاحبہ کے بھی دستخط ہیں، انہوں نے دونوں نے اس میں بڑا Contribute بھی کیا ہے، سب نے بلکہ Contribute کیا ہے اور سر، Basically یہ تو Unanimous resolution ہے، سب کا اس کے ساتھ وہ ہے۔ سر! میں پڑھ دیتا ہوں۔

مقبوضہ جموں اینڈ کشمیر پر بھارت کی غاصبانہ قبضے کے خلاف قرارداد مذمت

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law & Human Rights)</u>:

This House strongly condemns the Indian Government's atrocities against innocent Kashmiris by Indian Occupation Forces in Indian Illegally Occupied Jammu & Kashmir which continue without break resulting in killing, torture, kidnapping and illegal blockades & lockdown;

This House also condemns the Indian Government's illegal occupation and illegal efforts for merger of the Jammu & Kashmir with India against the will of the people of Jammu & Kashmir;

This House further condemns the imposition of black and draconian laws by Indian Government in the Indian Illegally

Occupied Jammu & Kashmir, in order to suppress the people of Kashmir;

This House further condemns the imposition of curfew for the last one year thereby restraining the liberties of the people of Jammu & Kashmir resulting in illegal detention and maltreatment with youth, women, men, the elderly, journalists and politicians and blockage of all sorts of communication therein;

This House, therefore, salutes and express complete solidarity with the brave people of Indian Illegal Occupied Jammu & Kashmir in their popular, spontaneous and peaceful protest against the illegal occupation by Indian Government and killing of innocent Kashmiris;

This House, hereby

Condemns the atrocities perpetrated by the Indian Government in the Indian Illegally Occupied Jammu and Kashmir;

Rejects the Indian government's illegal attempt to annex Indian Illegally Occupied Jammu & Kashmir and urges the world community to uphold United Nations Resolutions that guarantee the people of Kashmir inalienable right of their self determination;

Condemns the reversal of special status of Kashmir under Article 370 & 35-A;

Rejects illegal granting of domiciles by the Indian Government to non-Kashmiris with illicit attempt to change the demographic profile of Kashmir;

Demands of the United Nations to take effective steps for the implementation of United Nations Security Council Resolutions and to take all the diplomatic steps to highlight the atrocities of the Indian Government in the Indian illegal occupied Kashmir;

Demands further that the International Community plays its role in resolving the issue of Indian Illegally Occupied Jammu & Kashmir in line with relevant UNSC Resolutions which remains internationally recognized dispute and continues to be on United Nations Agenda since, 1948. Thank you Sir.

Mr. Speaker: Honourable Khushdil Khan Sahib.

Mr. Khushdil Khan Advocate: This is a unanimous resolution of this honourable august House, signed by the honourable Members belonging to different Political Parties present in the House. Their names are as such: Mr. Sultan Muhammad Khan, Minister for Law,

Mr. Taimoor Khan Jhagra, Minister Finance, Mr. Hisham Inam Khan, Minister for Social Welfare, Mr. Qalandar Lodhi, Food Minister, myself and the other Member is Shagufta Malik ANP, the other Minister Shah Muhammad Khan, Munawar Khan JUI, Sardar Ranjeet Singh, Ravi Kumar, Humaira Khatoon from Jamaat-I-Islami and Naeema Kishwar JUI and Sister Nighat Orakzai from PPP. The contents of this resolution Sir:

This House strongly condemns the Indian Government's atrocities against innocent Kashmiris by Indian Occupation Forces in Indian Illegally Occupied Jammu & Kashmir which continue without break resulting in killing, torture, kidnapping and illegal blockades & lockdown;

This House also condemns the Indian Government's illegal occupation and illegal efforts for merger of the Jammu & Kashmir with India against the will of the people of Jammu & Kashmir;

This House further condemns the imposition of black and draconian laws by Indian Government in the Indian Illegally Occupied Jammu & Kashmir, in order to suppress the people of Kashmir;

This House further condemns the imposition of curfew for the last one year thereby restraining the liberties of the people of Jammu & Kashmir resulting in illegal detention and maltreatment with youth, women, men, the elderly, journalists and politicians and blockage of all sorts of communication therein;

This House, therefore, salutes and express complete solidarity with the brave people of Indian Illegal Occupied Jammu & Kashmir in their popular, spontaneous and peaceful protest against the illegal occupation by Indian Government and killing of innocent Kashmiris;

This House, hereby

Condemns the atrocities perpetrated by the Indian Government in the Indian Illegally Occupied Jammu and Kashmir;

Rejects the Indian government's illegal attempt to annex Indian Illegally Occupied Jammu & Kashmir and urges the world community to uphold United Nations Resolutions that guarantee the people of Kashmir inalienable right of their self determination;

Condemns the reversal of special status of Kashmir under Article 370 & 35-A;

Rejects illegal granting of domiciles by the Indian Government to non-Kashmiris with illicit attempt to change the demographic profile of Kashmir;

Demands of the United Nations to take effective steps for the implementation of United Nations Security Council Resolutions and to take all the diplomatic steps to highlight the atrocities of the Indian Government in the Indian illegal occupied Kashmir;

Demands further that the International Community plays its role in resolving the issue of Indian Illegally Occupied Jammu & Kashmir in line with relevant UNSC Resolutions which remains internationally recognized dispute and continues to be on United Nations Agenda since, 1948. Thank you Sir.

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution on Kashmir issue, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. The sitting is adjourned till 10:00 am Friday the 7th August 2020.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 7 اگست 2020ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)